ع ١٩ و ع ٢٠
جواب تعقاب - رسالہ حسینیہ

بتائیدات ربانی و عنایات سبحانی این نسخہ حق نما و مناظرہ بے مثال جواب مسمی بہ

شائقین پر واضح ہو کہ کسی اہلسنت کی فضلہ خوار اور یزید کردار کی برخوردار شیطان کی اتنجی کے
ڈھیلی نی نسبت خاندان امامت و عصمت اور شیعہ پاک طینت کے کلمات ناروا لکہی نام اوسکا قبقاب لآل
الاکذاب رکہا پس اکثر فضلا نے جواب اوسکا لکہا مگر اس احقر نی بہی کتب اہلسنت سے چند جواب لکہہ کر طبع کئی تا کہ
اون نافہموں کی منہ بند ہوں جو طعن کرتی ہیں کہ کسی شیعہ سے جواب نہو سکا۔ مرد فہیم و سلیم کو لازم ہی اول اپنی کتب
مذہبی کو دیکہی پہر نسبت فریق شیعہ کی زبان طعن کہ بہ لعن و انکری خیال رکہی کلوخ انداز را پاداش سنگ است
بعض ناپاک بیباک نہ منہ پہ لا کہا کر کہ یہ زمین اکر جو چاہتا ہی لکہتا ہی بقول جہوٹا منہ بڑی بات لکہتا ہی

جواب القبقاب
لآل الاحزاب
الکذاب

کہ فرزندان نبی ص !
تہی ہر زنسکہ پیشوا
جنکے ہو کر امامت
لئی فرزندان نبوی

ادبار کی قائل و فاعل
انکی النسبی کام کرتی آئی
اونکی روسیاہ منہ سے عالمکی
اتہام کیا لعنۃ اللہ علی القوم

کیا یہ کیا مرید مین جسکا
کی نسبت تحسین و تسک کو
ہی کتب مین ثابت کرتی عمر

کلمہ زین اونکی نام کو
روا رکہا حالانکہ انکی
خواستگاری کی جرم

ابوبکر کی جو کہ ملم اوسکا ہی ام کلثوم تہا از راہ عداوت نسبت حضرت علی علیہ السلام کی اتہام کیا طوق لعنت غضب
خدا کا ورخلافت کا تو پڑا تہا الثالث بالخیر اس طوق سلاسل کو ہی گلی مین پہنیو لگی واللہ سمجہی جسکی نام سی خود
اہلسنت کو نفرت ہو حسب و نسب مین وقت ہو اوسی کی نوکر خاندان طہارت سی مسلط ہو فقط۔

بہ جہد و سعی احقر العباد حاجی حسن علی باہتمام سید ضامن حسین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد ثابت ہین واسطی اوس معبود کی اکیلا کی جو خالق ہی جملہ ممکنات کا اور درود نازل ہو
جناب سید المرسلین صلعم پر اور سلام ہو نفس رسول سید الوصیین اور اونکی اولاد طاہرہ علیہم السلام پر کہ اونکی
شان مین آیۂ تطہیر نازل ہوا اور انکی شان مین وجعلنا ائمۃ یہدون بامرنا من جانب اللہ واسطی ہدایت جملہ
مخلوقات کے مامور ہوئے اور لعنت ہو خدا اور سب مخلوقات کی اون اعدا پر جو نسبت اونکی امر قبیح کو روا
رکھیں اور شکر و احسان ہی خداوند معبود کا کہ ہمکو امت اشرف المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین گردانا اور
ملقب کیا بہ فریق اثنا عشری اما بعد ناظرین شائقین پر واضح ہو کہ کسی سنی بی نام و نشان نے
مسئلہ ادبار و حرمان متعہ مین کی جواب مین بہت سا قیل و قال کیا اور نام اوس کتاب کا قبقاب رکھا
اور اپنی نام نامسوزونکو مثل مولف سیف قاطع کی چھپا کر چھپوایا اور نسبت ائمہ ابرار ع اور
شیعۂ دیندار کی کلمات ناروا لکھتا ہی جو داب مناظرہ سی خلاف ہی کل شئی یرجع الی اصلہ ظاہر ہوا
جسطرح خلفا نامدار کو صحبت جناب نبوی صلعم سی کچھہ اثر نہ ہوا اسیطرح مقبقب کو علم نی ثمر ندیا +
باحادیث وضعی امر ناگوار نسبت ائمہ ابرار کی بجواز قرار دیا اسکی تو شکایت نہین اسوجہ سی کہ
ان فریق نی ہر نبی کی نسبت ایک خطا کو قرار دیا اور اسکی پیشوائی نسبت اشرف المرسلین صلعم کے
اتہام بہذیان کیا یہہ اونکی تابعین سے ہی اور فریق رفض و گمراہ و ضالہ و اشرار لکھتا ہی کہین
لکھتا ہی کہ شیعت یہودیت سی ماخوذ ہی کہین یہہ لکھتا ہی کہ یہود بن سبا نی جناب امیر علیہ السلام کو
وصی بنایا معلوم ہوا دشمن نادان کاذب بی ایمان ہی اتنی تمیز نہین کرتا اگر یہود کی بنائی ہی کوئی
وصی بن سکتا صحابہ قیصری تو اولی تھی کہ مسلمان ہونکی وصی بنایا تھا کیون بعاطلون

کرا وہمین مرتد ودی گیا ہی لکھا ہی جو متمسک باطاعت ائمہ یعنی بعترت رسول نہو فعلیہ لعنۃ اللہ

والملائکۃ والناس اجمعین تیسری حدیث وارد ہی کہ فرمایا من اذی علیا بعث یوم القیمۃ یہودیا

او نصرانیا من خاتمۃ المناقب و مسند احمد حنبل پس بغض وکفر و نصب و شرک و غدر و ظلم تو پیشوایان اہلسنت

کا ہونا ثابت ہوا اور اذیت وینا نسبت جناب علی علیہ السلام اظہر من الشمس غصب خلافت کی اور رسن بگلے

ہا گہنی نکالا از در دیا بدتر از یہود و نصاری ہی تو پس جو انکا پیرو ہو وہ ایسی ماخوذ ہوا پر و بہ آل رسول کی ملعون

ہوی جیسا کہ علمائے اہلسنت اپنی کتب مین لکھتی ہین پس ثابت ہوا کہ پیشوایان ہی رجوع ماصل کی اور معتقد ہوود

ماخوذ ہوی اور شیعتہ ماخوذ ہوی باطاعت علی و آل اطہار خدا فرماتا ہی و جعل لہما شیعا

اور حضرت فرماتی ہین یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ والمحب لہ مومن صادق پس شیعت و مومنیت

منحصر ہوی بحب علی و اطاعت اولو الامر کہ خدا نی تین رکن پر ایمان کو قرار دیا فرماتا ہی وہ لوگ

جو ایمان لائی ہو اطاعت کرو خدا اور رسول و اولو الامر کی اور مراد اولو الامر سے ائمہ اثنا عشر ہین کہ فرماتا

ہی و جعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا پس ثابت ہوا زید و بکر اور حاکم بی بصر اولو الامر نہین ہو سکتا اور نہ اقرار

کلمہ طیبہ سی مومن ہو سکتا نہ اطاعت رسول سی جب تک تینون رکن کی اطاعت نہو کی مومن نہو گا علاوہ

اسکی یہہ ظاہر ہی جو جسی توسل رکہتا ہی وہ اوسی مناسبت رکہتا ہی پس شیعہ نسبت رکہتی جناب علی سی

چشم بد دور نام علی نام خدا ہی حرز اطفال در جوان کبار آ جان ہی امیر المومنین خطاب ہوا امیر اور

والی ہو مومنین کی چشم بد اعداد کو اسم اطہر امیر المومنین کی بارہ حرف ہین اور شیعہ اثنا عشری بہی بارہ حرف ہین

اور سنی تین حرف ہین بکر و عمر اور کفر و شرک اور ظلم و نصب بہی تین تین حرف ہین الغرض یہہ تو

خل ہو چکا اب اگلی چل جواب قبقاب تو اکثر فضلا نی لکہی مگر یہہ احقر بی علم چند جواب بہ نعمان صفحہ لکہتا ہی

شائقین ملاحظہ کرین اور مفتر لوگو تراکرین قال الناصبی صفحہ ۳ قبقاب مین لکہتا ہی پس ظاہر کہ مسئلہ

ادبار مین کسی اہلسنت کو اختلاف نہین ہان شیعہ کی نزدیک مختلف فیہا ہی بدلائل قطعیہ ثابت ہی الخ

جواب الشیعی یہہ انکار اہلسنت کا بیکار ہی اپنی کتب و رواۃ سے ثابت ہی عمر پیشوایان انکی فاعل و قائل تہی اب یہہ بات

بنا تی ہین کہ وہ بری ہوتا اسواسطی ادبار کا انکار کیا اور من جانب اللہ بر قتل مین آنا جائز کیا الخ

احمد ... ای سند ... اور طبرانی نی کبیر مین ابو یعلی مین اور ... بقول کا ... تہا ای چہرہ ... گئی سنا فضیحت ادبار کا ... ای ... جاہا تہا پیشوایان کو اوبار سی ... بری کرین وہ ہو ای تو ... صہ ۱۲

نشہ

تفسیر سیوطی مین مذکوری ابن انس نی ... کیا وطی فی الدبر جائز ہی بلا اسی ... فراغت کر غسل سی فرصت کی ہو ابن ... ۱۲ ستعیہ

ابو سلیمان جرجانی نی مالک سی پوچہا ... کرا ہی عورتوں کی دبر مین وطی کرنا ... ثین نی کہا مین ابہی اسکی بسبب غسل ... کیا ہی بلکہ عقب خود ... سی کیا لکہ ... محمد بن سی اصحاب سی اور نی اختلاف کیا ... شافعی نی ... ابن عمر کو ہو انو اسہ عمرہ ... ابن عمر سی روایت کرتا ہی کہ وہ ... مضایقہ نکرتا تہا وطی فی الدبر سی کا ... فی الدر المنثور ۱۲ ... روایات کثیرہ اہلسنت سی وارد ... ہین فقط

اور مین جانب الدبر کا بہی سکا لگا دیتی تہی جو نبی اور فریق شیعہ نے دونو فعل سے پرہیز کیا
اور سبب اختلاف کلیہ ہوا جب فریق اہلسنت مین دونو جانب کا رواج ہوا اور بعد نبی صلعم حق مرتضیٰ
کا چہین لیا منبر نبی پر اجنبی مثل بندر بیٹھے حق سے انکار کیا باطل کو رواج دیا عترت نبوی پر
کذب و افترا کی بندش کے احادیث بنائے وہ گوش زد رواۃ ہوئے وہ کتب شیعہ مین درج ہو گئے
مجتہدین نا مدار شیعہ کو شبہ واقع ہوا ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست نہ خلافت غصب
کرتی نہ حدیث وضع ہوتی نہ اختلاف ہوتا نہ بہتر فریق گمراہ ہوتی قال الناصب
صفحہ ۸ تقیاب مین لکہا ہی کہ صفوان کہتا ہی مینی امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین عرض
کیا کہ ایکا غلام وطی فی الدبر کا مسئلہ پوچہنے مین شرماتا ہی مجہسے پچہوایا ہی فرمایا درست
ہی صفوان کہتا ہی مینے کہا یا حضرت آپ بہی یون کرتی ہین فرمایا نہین جواب الشیعی
کئی وجہ سے ثابت کہ نسبت امام علیہ السلام یہہ اتہام ہی اول نہ غلام کا نام نہ کتاب کا نشان ہی
اور عبارت عربی مین ابن الحکم راوی ہی دروغگو را حافظہ نباشد یا صحیح نام صفوان کا لکہا ہی
دوم یہہ کہ کوئی ایسی حدیث عترت نبوی سے وارد نہوگی کہ کوئی کون ناشستہ ادنی کلام معجز
نظام پر اعتراض کری جیسے ادنی عورت نی خلیفہ کو الزام دیا خجل ہوکر گڑگڑاتی منبر سے اوترے
سوم حرمت وطی فی الدبر مین متواتر احادیث وارد مین منجملہ یہہ حدیث نبوی ندا کر رہی ہے کہ محاش
النساء علی امتی حرام پس نہین ہوسکتا وصی نبی خلاف حدیث نبوی کی غلام کو اجازت
دین اور ایکو انکار ہو جو قول و فعل آنسرور دی فرزند کا ہی خانہ نبوت و امامت مین حکم دو رنگی
نہین ہی ایسی بدعات کی محدث پیشوایان اہلسنت مثل مالکی و حنبلی و شافعی و حنفی ہین
قال الناصب صفحہ ۸ مین یہہ دوسری حدیث لکہا ہی کہ ابن ابی یعفور نی جناب امام صادق سے پوچہا کہ
ایک مرد اپنی عورت کی دبر مین جماع کرتا ہی فرمایا اگر عورت راضی ہو تو کیا مضائقہ راوی کہتا ہی مینی
عرض کیا کہان رہا ارشاد خدا کہ آؤ تم عورتون پاس جدہر سے تمکو حکم ملا فرمایا کہ یہہ حکم طلب فرزند مین

ہی

مفصل اعتقاد کی فقیہ احمد حنبل تحریف مذہب ... گوشت ... کی جواب دی ... ثانی ہین کچہ

ہی پس طلب کرو فرزند کی جہان سی تمکو اللہ حق تعالی فرماتا ہی عورتین تمہاری کہیتی ہین آؤ
اپنی کہیتی مین جدہر سی چاہو جواب الشیعی اول جواب ہو چکا فرزند ہی سی ایسا امر
صادر ہو گا کہ کوئی خبیث معترض ہو ہر کیے پر جسطرح خطا کو قرار دیا چاہتی ہین عترت نبوی
بہی الزام دین کئی وجہ سی ثابت کہ امام کونین پر یہہ اتہام ہی اول یہ کہ حلت و حرمت عورت کے
رضامندی پر منحصر نہین یہ فضیحت مذہب اہلسنت مین ہے کہ حلت و حرمت گدہی بیچارہ کی پالان پر منحصر
رکھی علاوہ اسکی اور بہی قبایح ثابت ہین مثلاً عورت بکی جاوی روم مین اور شوہر بیچارہ ہند مین بیٹہی
تہوپی جاوین اوسکی سرداری انصاف ابو حنیفہ کہتی ہین ہو سکتا ہی کہ قطرہ منی شوہر کا فرشتہ
ہی ہند سی لیجا کر فرج مین زوجہ کے رکہدیا ہو دوم یہہ کہ ناصبی خود صفحہ مذکور سطر ۲ مین بعد حدیث
محاش النسا کی لکہتا ہی کہ امام جعفر نی لا تفرث فرمایا اور ابن بکیر معنی لا تفرث لکہتا کہ ہی
کہ سوای موضع قبل کی دبر مین نہ آ پس ثابت ہوا کہ امام کونین نی مطابق حدیث محاش النسا کے
لا تفرث فرمایا اور قول ابن یعفور کا مخالف ٹہرا تیسری یہ کہ روایت ابن یعفور سی مضمون واضح ہوتا ہی
کہ حضرت نے جماع دبر کو رضامندی عورت پر جواز فرمایا اور جماع قبل کو طلب فرزند مین حکم ہوا پس
ثابت ہوا کہ جماع دبر قول حضرت کا نہین ہی اس وجہ سی کہ حدیث محاش النسا اور ارشاد لا تفرث
کی خلاف ہوتا ہی چوتہی یہہ فقرہ آخر روایت ابن یعفور دال ہی اسپر کہ یہہ ارشاد حضرت کا نہین یہہ مسئلہ
اہلسنت کا ہے کہ آؤ کہیتی مین جدہر سی چاہو اور مذہب حق مین یون ہی کہ آؤ کہیتی مین جس وقت یا
جس جگہ چاہو پس محقق ثابت ہو گیا کہ امام سبطین پر یہہ اتہام کسی ابو الحرام کا ہی قولہ
لکنا صفحہ مذکور سطر ۲۳ مین لکہتا ہی کہ دونو امام عالیمقام اس قول کی قائل اور اس فعل کی
فاعل تہی انکار ظاہری بنا بر تقیہ تہا جواب الشیعی اول پاسخ اسکا لعنۃ اللہ علی القوم
الکاذبین دوم قول بیدلیل کا کیا اعتبار نہ لکہا ناصبی نے کہ انکار ظاہری اور تقیہ کسلیے خوف سی
تہا ثابت ہی کہ امام سبطین زہر سی قتل کیا اور شہید کربلا کو بجور و جفا قتل کیا ظاہر ہی از دست ظالم مظہر

بکاحت مجوز کرد و حرام ... ابو یوسف ... نزد ... ابو حنیفہ ... نزد [illegible] حلال ہی

غایۃ الکلام مین لکہا ہی کہ خرد حنفی ... خانگی ہو ... حلالات ... کہاجاوی حلال ہی جب و حنفی ... ہوجاوی حلال نہوگا ... امام مالک نی تحقیق لکہا ہی سور کا ... گوشت ... نہ کہنا ہی ... ابو یوسف مجتہد نی ہارون ... حکم دیا ... باپ کی ... کوئی شخص ... حنفی ... گندم ... اور ... ہی چور ... مالک گندم ... خود ... نہین ... جاوی تو خون اوسکا مباح ... جو ... مالک گندم ... خون کا قصاص ... ناظرین اسی فتوی کو دیکہو ... فرمانا ہی لا تاکلوا اموالکم ... بالباطل ... واحمد حنبل ... [illegible] ... شافعی

اپنا نام بہہ سو تر بد پلیدی کی نرکہا دین نبی مین رخنہ ڈالا شر بکیہ و عمر کی جو عاجز ہو بیسر سے ہے
کہ عترت طاہرہ علیہم السلام کی شان مین آیۂ تطہیر نازل ہوا اور جو واسطی ہدایت کے حق تعالی نے باسناد
آیہ وجعلنا ائمۃ یہدون بامرنا مامور فرمایا حکم انکا خدا و رسول کا حکم ہی قول و فعل مثل قول و فعل نبی کے
و نعل جیسا کہ ابن طرفہ یہہ روایت طرفہ لکھتا ہی جسکو نہی یہہ کہ شریعت الشرور کی ناسخ ہی نسبت پر نہین
ہو سکتا فرزند رسول بعمل قوم لوط قائل و فاعل ہوں از بسکہ خلیفہ ثانی بانی حولت دھلی کے
ہوی اور امام مالک وغیرہ فی الدبر اور غلام بغلام الطاعۃ الامرہ مجوز ہوی ہو واسطی آل اطہار کو بہی
شامل کیا کہ روسیاہی انکی مٹی اوس پلیدی نسبت نبی کی لیہ مگر کہاں ان اشقیا نی فرزندان نبی کی نسبت
اتہام کیا بالقول مشہور تریا و کرد و لعنت بہر دو قال الناصبی لکہتا ہی کوئی اہلسنت مین کے فی الدبر
جواز نہین رکہتا مالک سی حکایت کرتی کہ وہ مجوز ہی پر مالک کی اصحاب اختلاف کرتی ہین حیا
الشیعی یہہ انکار اہلسنت کا ظاہری ہے اور اختلاف اصحاب سے سیاہی حکایت مالک کی نہین مٹ سکتی حاکم
یا شنی بکاری فخر الدین وغیرہ مذمت کرتی ہین کتابون مین لکہتی آئی عاقلان گفتہ اند تنہا شد
چیز کی مردم نگویند چیز ہا اب اہلسنت سخن فسازی کرتی ہین کہ من جانب الدبر قبل مین جایز ہی اسکی بہی
قول انکا دلالت کرتا ہی اسباب پر کچہہ دال مین کالا ہی مشہور انکی فاعل و قائل تہی یہہ ظاہری انکا
اہلسنت کا رفع خجالت بزرگان منظور ہے قال الناصبی صفوہ امین یہہ لطیفہ لکہتا ہی کہ جب لشکر ابن
سلیمان آیا مورچہ سلیمان نی اپنی گروہ فرمایا کہ ای چینٹو اپنی سوراخ مین بیٹہو مبادا ایسا نہ
لشکر سلیمان تمکو پامال کری امام رازی تفسیر کبیر یہہ لطیفہ فرماتی ہین کہ آفرین مورچہ کی فہمید پر
کہ سمجہا بر خلاف روافض کہ ہرگز نہ سمجہی کہ صحابہ کبار مصاحب اور ملازم اور یار او غمگسار تہی اون
مین افضل النبیین کی صحبت نی ذرہ بہی اثر نہ کیا کہ جناب حضرت کی بیٹی داماد اور نواسون پر
معاذ اللہ ظلم کئی گہر پہونک دی مدد معاش ضبط کئی اور باغات قرقی من لئی جواب الشیعی
ای ناصبی کیا ہی تو نی بر محل یاد دلایا یہہ لطیفہ امام رازی کا خوب سنایا ہی فکر مین حیران تہی تم

حضرت محفوظ رہی رحمت خدا موجب اور بکری اور سانپ کی فہمید پر باین ناصبی اپنی نبی کی
حفاظت کی اور تف اوس یار پر جسکی یہہ کردار ہون انکا یہ حال غمگساری کا حضرا غمگسار وہ
کہ جو رنج وغم مین انیس و معین ہو ثابت ہی کہ حضرت نی قربت رحلت فرمایا ائتونی بقرطاس لم خلیفہ ثانی
خلاف کیا شور مچایا بولا کہ اس پر مرض نی غلبہ کیا الہجر کہا شریک جنازہ نہوی تہیہ غصب خلافت مین
شمشیر کشیدہ کوچہ و بازار مین پہرتا تہا بروایت اہلسنت تین دن حضرت دفن نہوی بعد غصب خلافت ارادہ کیا
آنسرور کو قبر مطہر سی نکال کر دوبارہ نماز پڑہین یار وانصاف کرو نسبت اشرف المرسلین کی کلمہ الہجر
زوا تہا پس مرتی انکی غمگسار منہ مین مار و سلار جسکی یہہ کردار ہون اب سنو حال آزار دینی کا نسبت
بیٹی داماد اور نواسون کی ای ناصبی یہہ جواب دندان شکن بلکہ گردن زن آیا ہی پس اس راز کو امام
رازی نی کہلوایا تمہاری مذہب کا راوی عالم شہرستانی کتاب ملل و نحل مین لکہتا ہی یعنی نظام کہتا ہی
تحقیق کہ عمر نی ضرب لگائی شکم مبارک جناب فاطمہ پر یہانتک کہ ساقط ہوا امام زادہ محسن بطن مبارک
سی جناب معصومہ کے اور باواز بلند کہتا تہا عمر اپنی لوگونکو کہ جلادو اس گہر کو مع اونکی جو اس گہر مین
ہین اور نہ تہا بیچ اوس گہر کی کوئی سوائے جناب علی و حضرت فاطمہ اور حسنین کی یار وانصاف کرو جو یون
منہ چہوٹونکا ہٹ تہا وہ آیا اس سی زیادہ کیا ظلم ہوگا ایک عمر نی محسن کو کیا شہید مگر گئی پلید دوسرے عمر نی
زیاد پانی حسین کو کیا شہید اس واسطی ہو تم اس قسم روشن کی + ایسا نہو مکر بن بعین شہادت حسین کی ماتم
افسوس ہنوز کفن شریف حضرت کا خشک نہوا تہا بنت نبی کو آزار دیا صف ماتم پر بیٹہنی نہ دیا دکہہ
دکہہ دیا مدد معاش کو ضبط کیا اولاد رسول کو رولایا جبار رسول مقبول کو مرقد مین بحین کیا سمجہ
نبی اس ظلم کو تین اسقدر بلند ہوی لکہا ہی کہ آدمی نیچی اوسکی نکل سکی ظالمون نی من اخذ ای فقد اذی اللہ
کا نتیجہ حاصل کیا بقول تیری مذہب کا محرر لکہتا کہ فدک چند درخت خرما تہی پس ای ناصبی تف انکی
ہمت پر کہ وہ چند درخت بنت نبی سی چہین لئی اسناد فدک کو لیکر پہاڑا پارہ جگر رسول ہوگی اور درد
پہلو لیکر سیدۃ البشر کی خدمت مین مصیبت ہوئین ای ناصبی انکار امام رازی کا محض مکابرہ ہی وزیری

بدلگامی اور حیای خود کامی نی ابس گت پہنچایا آگی دیکہئی کیا اتفاق ہو زبان قلم نی جو باتین بکی
بدولت وکلا مین مجبور ہون ادسکا انشی نہین وبال دیگر رازی و قاضی ناظرین بغور ملاحظہ
کرین یہہ قصہ مشہور ہی کہ علماء ای سکنہ خطہ کشمیر مین ایک سوداگر شیعہ بالدار سنی المذہب تہا جب مرگیا
تو حاکم نی مال ادسکا قرق کیا ایک بیٹی ادسکی تہی کہ اوسنی فریاد بلند کی سب مولوی جامع ہوی کہ یہہ باپکی
مال کی وارث ہی سکنہ بہای دریافت پوچہا کیا دلیل کہتی ہو اسکی وراثت پر مولویونی قران و کتابون سے پیش کیا
حاکم نی جواب دیا انصف تمہاری جست تمہاری مذہب پر آیا تمہاری پیغمبر کی بیٹی باپکی مال کی وارثہ
نہیں میراث سی محروم کیا اقرار دیا یہہ سنکر سب مولوی چپ ہوی الزام حاکم کا یہہ کہی کتابین لیکر زرد رو گہر گئی
در وہ بیٹی محروم الارث غم باپکا بہول گئی زیست بہر رویا کئی ہای خلیفہ یہہ ایجاد کیا کر گئی مری
سہی یہہ ظلم چہوڑ گئی ہای اکرم بنت پر ایسا ظلم نکرتی مجہپر یہہ ستم ہوتی افسوس مجہہ دکہیا کو تونی تباہ کیا
آیا تجہی صحبت نبوی نی کچہہ اثر نکیا شعر اری حیف ہی تیری خلافت پر تجہہ ایسی پر ہی ہی پر بہتر قال
الکنا صفحہ ۱ مین یہہ دوسرا لطیفہ لکہتا ہی ایک رافضی تبرائی بغض و دشنام کا سودائی حمام
مین آیا حمامی نی پوچہا آغا اسم شریف کہا کلب علی حمامی نی کہا غلام علی کیون نام اپنا نہ رکہا کہا اس سی تو
شاید مجکو سگ علی جانکر بہشت مین جانی دین حمامی کہا آغا ہو نکلی بات گر سگ خدا تو بہشت مین زاد نہای گا
سگ علی کیونکر بہشت مین جائیگا جواب الشیعہ ای ناصبی اول تو ادسکی بات کر بعد ازان کہتا ہی سگ اصحاب کہف
روزی چند پی نیکان گرفت مردم شد پس اصحاب کہف تو اونی فرمان برداران جناب علی ہین جب سگ اصحاب
کہف مردم ہوا کلب علی تو بطریق اولی نیک ہوگا دوم حب علی مثل نکہذاری کی تو شیعہ عاصی باکو
فریق حب علی مین آیا مطابق حدیث نبوی حب علی ایمان من النار شیعہ نی یون امان پائی
داخل بہشت ہوا پس ای ناصبی یہہ لطیفہ تیرا طرف تیری گردش کرتا ہی تو سگ خدا ہی با وجود تو خصلت نیک
رکہتا ہی پابند نماز ہی اور تمام شب تراویح پڑہتا ہی بقول سعدی چونکہ پسر شد پلید ترا شد قال الکنا صفحہ
مین تیسرا لطیفہ لکہتا ہی کہ نواب شجاع الدولہ نی اثنای راہ مین دیکہا کہ ایک کتا کسی قبر پر پیشاب کر رہا ہی فرمایا

کہ کتا کسی ... بادشاہ کی قبر ... پر کر رہا ہی

تصور کیا یہہ ناصبی کی بعقل ... خر کی
لطیفہ ہی نو تعمحان مین بادشاہ
مگر واقع ہو مشہور ہی
بعض مصاحبان
خلیفہ کی نام کا دستر خوان
مقتول ہوی وہ ابہی
تشریف لائی

۱۸

و اخرج ابن مردویه عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عهد رسول الله ان الله اصطفی آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین ۔ نکالا گیا

قال الناصب صفحہ ۷ مین لکھتا ہی باتفاق اہلسنت قاطبۃً اور تحقیق محققین شیعہ اہل نحلت ثابت و تحقیق ہی کہ قران موجود مین اصلا تحریف اور تغیر نہین نہ بزیادت نہ بنقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ چنانچہ کتاب نہج البلاغہ مین کہ اصح الکتاب اور متواتر عند الشیعہ ہی بزبان جناب مرتضوی موجود ہی یعنی اوتارا اللہ لی اپنی نبی پر قران کو نور کہ نہین گل ہوتا اوسکا چراغ اور راہ کشادہ ہی نہین بہشکتا ہی راہ گیر اور فاروق ہی حق و باطل کا نہین جہتی اوسکی برہان ایک دریای عظیم الشان ہی کہ نہین سر تہہ کر سکتی سرقہ کرنی والی اور ڈہیک چشمہ ہی روان کہ نہین مٹا سکتی مٹانی والی جواب

الشیعۃ باتفاق فرقہ اہل ضلالت اسوجہ سی ہی کہ جامع برالزام اوپر تحقیق شیعہ اہل جنت قران موجود سی سورہ علی و سورہ نورین و آیات فضائل و مناقب جناب علی علیہ السلام نکال ڈالی اردیان اور کتب اہلسنت سی ثابت کہ زمانہ آنحضرت مین تہا نقل کی ان چار مقام سی نکال ڈالا اور اکثر اہلبیت متفق ہوی ہم ممکن نہوا کہ مطابق کلام الٰہی کی آیات بناوین اسوجہ سی اضافہ و تبدیل نہ کر سکی اور حدیث نہج البلاغہ جو سند لایا چاہتا ہی کہ سارخ کو بری کری اگر ارشاد ہوتا کہ قران سی کوئی کمی نہین کر سکتا شاید مطلب ناصبی کا بنتا دریای عظیم الشان سی مثال فرمائی ظاہر ہی اگر بزرگ گہرا ہو پانی دریا سی کوئی نکال لیجاوی کمی نہو گی باوجود قران غرق و حرق کی آیات نکال ڈالی مگر دیکھو نہ وہ آیات گم ہوی نہ فضائل و مناقب گم ہوے اور نور اور چراغ سی جو نسبت دی فرمایا نہین گل ہوتا چراغ اور نہین بہٹکتا راہ گیر پس اوس چراغ کا روشن کرنیوالا وہ چاہئی کہ ان باتون کا علم رکہتا ہو وہ عترت طاہرہ ہین کہ جنکی شان مین وارد ہوا جو کچھ ائمہ ہدیٰ و بامر ما پس شیخ انصار اور لوگوں مہاجرین راہ زنی کی منصب جناب مرتضوی کا چہین لیا چراغ ہدایت کو خانہ نشین کیا کہا جیسا کتاب اللہ بقول شعلی آپ نہ دہا ایسی روشنی دکہائی مکلف راہ گیر راہ بہٹکی بہتر فریق کو ساتہہ اپنی تحت الثری کو پہنچایا ہر چند تابعین کمند محبت نجات کی ڈالتی ہین مگر راہ نکلنی کی نہین پاتی اور یہہ جو ارشاد ہوا قران فارق ہی حق و باطل کا پس دیکہو آیات غدیر خم و الوالامر منکم کو مٹاتی ہین ہر چند دلیل و برہان جماتی ہین نہین جمتی اور صفحہ ۱۸ مین ... جیسا کہ آیہ واتممت علیکم نعمتی بامامۃ علی نازل ہی ہو الفظ بامامۃ علی نکال ڈالا

۳ ... اخرج ... ابن عباس عن ابن مسعود انه کان یقرأ هذا الحرف وکفی الله المؤمنین القتال بعلی ابن ابی طالب وکان الله قویا عزیزا ... سے نکال ڈالا

۴ ... تفسیر ... ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عهد رسول الله یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته ...

مین ناصبی لکھتا ہی زمانہ جناب رسول مین مجموع قرآن ایسا ہی مرتب تہا جیسا اب ہی عبد اللہ مسعود وابی کعب وغیرہ نی کہی ختم کی جواب اول یہہ لکھا کہ زمانہ حضرت مین کسنی مرتب کیا اور بعد اوسکی تاحیات النبی جسقدر نازل ہوا وہ کسنی وصل کیا اور لفظ آمین اور ترک بسم اللہ سورہ حمد مین اور ترتیب پارہ کسکا ایجاد ہی دوم کعب کو بالاسی واضح ہوا کہ نام مبارک جناب علی کا زمان حضرت مین واضل قرآن تہا یہہ لکھا بعد کسنی نکالا سوم وای تجہیر لکھتی شرم نہ آئی اگر کوئی قرآن خلیفہ نی ختم کیا ہوتا مقام فخر تہا ابی کعب کے ختم کی کیا سند اور صفحہ ۲ مین ناصبی لکھتا ہی خلاف عقل ہے کہ جناب امیر اپنی خلافت مین قرآن صحیح کو رواج ندین اوسکی نفع سی اہل اسلام کو محروم رکہین عزیز و اقربا سی عزیز کرین جواب ای ناصبی تو کیا اور تیری عقل پس غور کر جبوقت حضرت مرتب کر لائی اہل اسلام نی لیا کہا اسکی حاجت نہین حسبنا کتاب اللہ اگر اہل اسلام طالب نفع ہوتی اور حضرت محروم رکہتی مقام اعتراض کا تہا حسبنا کتاب اللہ رواج پا چکا تہا اگر حضرت بجبر رواج دیتی فرقہ اشرار یہی کہتی اپنی فضائل کی واسطی رواج دیا اور یہہ قرآن مشہور ہوتی مثل احادیث فریقین کے اور یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ عزیز و اقربا سی قرآن صحیح کو عزیز کیا بلکہ قرآن ناطق کی حضور مین ساقط کی گیا تہا حجت قال الکتاب الصحیح صفحہ ۳۴ مین ناصبی لکھتا ہی کہ امام جعفر صادق سی پوچہا کہ اگر کوئی شخص فرض نماز مین اپنی ذکر سی کہیلی تو کیسا ہے فرمایا مضائقہ نہین جواب الشیعی ناصبی جو چاہتا ہی بادر ہوا بکتا ہی نہ راوی کا نام ہی نہ کتاب کا نہ سائل کا نشان ہی یہہ افترا اوسی ولد الحرام کا ہی ثابت و متحقق ہی کہ ہا مین نماز ائمہ ابرار نی بر دادوش مبارک پر راست نفر ماتی اور بازی ریش کو گوارا نفرمایا ذکر کا کیا امکان یہہ رسوائی مذہب اہلسنت مین اشکار ہی انگلی دبر مین بہر تطہیر روا ہی اور نماز مین بشہوت ذکر و فرج کی نظر بازی جائز ہی قال الکتاب الصحیح صفحہ ۳۹ مین ثواب متعہ پر استہزا کرتا ہی لکھتا ہی کہ چار بار کی متعہ مین ثواب ائمہ اور جناب ختم الانبیا کا درجہ ملتا ہی کمبخت پر دعا ہوا کہ پانچوین بار مین خدا کا درجہ کیون نہ لیا کہ متمتع بجائی خود ہی گہٹتی جو چاہا کرتا جواب الشیعی ای بدبخت سیاہ زبان یہہ اعتراض و استہزا اپر احادیث نبوی پر کفر ہی مگر کل شی یرجع الی اصلہ تیری

جعفری ای کسی کی خبر اپنی گہر کی نہین تجکو خبر
یہہ تیری کتاب جامع مین ہی انکہہ کہول کر دیکہہ تو ذرا
صفحہ ... حسن بو حنیفہ ... لطیفہ ...
[illegible]

فاسد نبوی [illegible]

پیشوائی لیا ہجر کہتا ہے تو اوسکا پیرو ہوا وائی بری تحصیل پر جسکی تصدیق خدا فرماوے اور اوسکی ارشاد
تو ستہزا کری جہنم بنا کہول سوا اوس حدیث کے اون احادیث کو دیکہہ قال رسول اللّٰہ من تمتع بامرأۃ
مؤمنۃ فکانما زار بیت اللّٰہ سبعین مرۃ اور فرمایا ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار
اب ہم پوچھتی ہین یا سوای جناب نبوی اور ائمہ ابرار کی کوئی اور ابرار ہی اگر سوا اونکی کوئی اور احسن مخلوق
ہی کہ اپنی نور سے خدا تعالی نے پیدا کیا دریای عظمت و جلال مین طہارت دیا حضرات ناظرین تصور کرین تو لب
متعہ تو یون ثابت ہوا وای اون اشخاص پر جنہون نے اس سنت نبوی سے باز رکہا حرام و زنا مین مبتلا کیا
جیسا کہ کتب اہلسنت مین یہہ جہہ حدیث رواج متعہ مین اور مانع ہونی متعہ مین اظہر من الشمس مین قال
النبی صلعم حلال منفو ند کو سطر ۱۲ مین لکہتا ہی باجماع شیعہ وقف فرج جاریہ ایک خرچ جاری لعد اوسکی خرچی کہانی
وطیب آفرین ہو اس مذہب کثرت جریان کا لکہنو مین یہی سبب ہی اور افراط طوائف چنانکہ چہ نوچی کا یہی باعث
ہی اس فرقہ کی ستورات مین یہہ عیب ہر سی خصوصا جب کہ محل ہو پچہاین بعضی کلاب کو اونہین فروج
کی صدقہ مین زیارت کربلا نصیب ہوئی اب تک وہ کتا کیسا سی بہتا ہی جواب الشیعہ ناصبی مرتقام
پڑہو کر کہتا ہی مسئلہ وقف جاریہ اور طوائف خرچی سی کیا نسبت پس بگوش دل سن راویان اور کتب
اہلسنت سی اثبات ہوا ثانی فی خلال خدا متعہ کو حرام کیا مخلوق خدا کو حرام و زنا مین مبتلا کیا طالب خرچی ہوا
حکم دیا جو عورت مہر زیادہ لیوئی وہ داخل بیت المال ہوگا پس رواج باقی یا فی لکہنو پر کیا منحصر شہر و دیار مین
کثرت طوائف چنانکہ چہ نوچی کا باعث ہوا سوزاک و آتشک کا غلبہ ہوا تف بر این مذہب عیب اپنا فریق
بیان دوم جو مستورات فریق شیعہ کی خلاف وضع محل مین گئین الزام اسکا کسی پر نہین سر کار شاہی تہی کسی نے
تبرا لکر خلعت بنایت پہنا کسی نی رسالہ لیا ہر ایک نی ایک صورت سی حاصل کیا حق پوچھو تو یہہ خیر ہی بزرگو نی
اہلسنت کے جاری ہوا صاحبزادیو نکو محل مین داخل کیا مال غنیمت کے حاصل کا حصہ لیا فروج کی صدقہ مین
خلافت دنیا لیا ۔ اور بیان سوم جو تو نی کتاب کتبا خطاب کیا تف تیری فہم پر تو ناری ہوا اوس سید بن
بی بام خدا اوس عفیفہ سی نکاح کیا بہ حکم رسول زیارت کو گئی تو آنکہہ کہول کر دیکہہ عائشہ نی اجازت کی

کسکی سفر کیا یا محرم تہا اونکی غفت بگاڑ پردہ کیا کرکر تہی ہمیں کہا کر کرم + خلق ساتہہ طلحہ کی جو کر حرم
خلاف شرع بیعت عثمان دیا + ابحر مین جا کر کی حیضہ کیا غرض اس تفصیل کا الاجمال سے اتضاح حال ہوا کہ
اسی قسم کے افعال شنیعہ و اعمال فضیعہ آپ فریق ضالہ کی خمیر مین ہین اور کتب معتبرہ مین مندرج ہین اب
کوئی ہٹ دہرم و بیحیا و بیشرم اپنی عیب پوشی کو فریق شیعہ پر تہمت باندہے سفسطی صاف ہے اور دشمن جان
اصحاب پر اندیشہ ہے قال لنا صفحہ ۱ لکہا ہے کہ جناب مرتضوی بہی خلفا کی نماز پڑہتی تہی اور حصہ غنایم
وغیرہ لیتی تہی اور اموات مین شامل مشورہ رہتی تہی جواب الشیعہ ای ناصبی نماز تو بہی عادل کی روا ہے
جسنی نسبت نبی صلعم کی لیہجر کہا اور منت نبی کو آزار دیا بہی اوسکی نماز ناجایز ہے اگر جاہلیت سے نماز کمی ہو
آنسرور بار زو بکر مقام نماز سے ہٹاتی ہو مکہ خطاب نفرماتی + بس نفس رسول بہی فاسق کیونکر نماز کو جایز
رکہینگی + کجا مدینہ علم کا در اور کجا شیطان کا خر جو کہ آپ کہی اقیلونی فلست بخیر کم و علی فیکم یعنی
ابوبکر کہتا تہا کی لو بیعت مجہسی کہ مین بہتر تمسی نہین ہون جبکہ علی درمیان تمہاری ہون ان عتبت
فقوموني وان قومت فاتبعوني یعنی اگر مین کج ہو جاؤن تم مجہکو سیدہا کرو اور اگر مین سیدہا چلون تو
پیروی میری کرو پس جو امام خود کجرو ہو اور محتاج ہو کر امامت کرے اوسکی بہی امام ہدایت کنندہ ہرگز نہ ہوگا
سوا بعد وفات انسرورکے جو کچہ لڑائی فتح کی اوس غنایم کا حصہ حضرت لیتی اور مشورہ مین شامل رہنا کہان البتہ
جب کوئی امر مشکل پیش آتا تہا خدمت مین آکر عرض کرتی تہی یا علی اس امر کو حل کرو اوسوقت کہتا تہا لولا علی
لہلک عمر + قال لنا صفحہ ۱۴ مین لکہا ہے کہ امام باقر اور امام صادق سے لوگون نے پوچہا کہ ہم کپڑی
مول لیتی ہین کہ اونمین شراب اور سور کی چربی لگی ہوتی ہے پانی دہوئے ان کپڑون سے نماز پڑہین فرمایا ہان
مضایقہ نہین الیسدی سور کا کہانا اور شراب کا پینا حرام فرمایا اور نماز کی واسطی ان کپڑون کو حرام نہین فرمایا
پہر لکہا ہے کہ امام صادق سے پوچہا کہ سور کے چمڑے کا ڈول بنانا کیسا فرمایا کچہ مضایقہ نہین جواب الشیعہ
اول مذہب حق مین گوارا نہین فرمایا نماز بے نیاز کو اوس کپڑے مین جسمین نجس حیض زمین کا لگا ہو چہ جائیکہ
فرزند نبی ائمہ علیہم الجنابت کے خلاف رجس و نجس مین حکم بجواز فرماوین دوم نہ کتب دین اونکا نام ہے
سائل کا نشان تشنیع افترا ہیہ تیرا امام ہی بدشعار ہے یہہ فضیحت تو تیری مذہب مین آشکار ہے جرمی اور مجمل جوری کی

امام مالک کہتا ہے سور کا گوشت فقط نجس ہی اور چربی و ہڈی و پوست روا ہے اور ابو حنیفہ کہتا ہے پوست خوک مردہ دباغت کے ہوی پاک ہی اور نماز اوس پر روا ہے قال لنا صفحہ ۱۲ مین جو کچہ لکہا ہی ... رد لانا عدت ... جواب الشیعہ ای ناصبی ... کو کر لی ... تمہی بکتہ ... نماز ... کنندہ ... نہ ہوسکی جایز ہو ... المسنت خزانۃ الروایۃ وغیرہ مین مذکور ہی ... شیعہ ... الجبرات ... حرمی ... دو فقارہ و جلوس ... علم و وت و ایمان ... نجاست

انکی ہاو کا شیعہ اقرار نبی اسلام مین داخل کیا یہہ حیلہ کیا کہ جناب مرتضوی کی خلافت مصیر مصطفوی کی جواب

الشیعی ای ناصبی نامنصف کتب معتبرہ کو دیکھہ جناب آنسرور صلعم فرماتی ہین کہ عجمونی اسد نکی حفظ و حرمت

کی اور ہم عربون حرمت ضایع کی یہہ وہ روز ہی کہ مدینہ علمی باب علم کو امیر المومنین خطاب فرمایا اصحاب کو ارشاد ہوا بیعت

کروا اور اسی روز جنگ خیبر والو کو فتح کیا اور شب جناب مرتضوی کو مسجد مین لیجا کر فرمایا حضرت کہ میری دوش انور پر اگر

بتونکو گرا دو حضرات عجب طرح کی بات ہی باوجود بت پرستونکی گرائی گئی بقول ناصبی وہ عید کرتی ہین حیف

اون مسلمانون پر کہ اس عید کا انکار کرتی ہین آفتاب بہی بخوشی برج حمل مین آتا ہی گل و گلاب و نغمہ ہای نوروز

پس شیعہ ابرار بہ ارشاد جناب ختمی مآب اسکو داخل اسلام جانا اور سنی اشرار بد کردار نے بعد اوس مرتضوی اسکو نہ مانا

قال الناصبی صفحہ ۵ مین لکھتا ہی کہ شان صحابہ کی یہہ حدیث وارد ہی کہ اصحابی کالنجوم بایہم

اقتدیتم اهتدیتم یعنی فرمایا حضرت نبی نے میری اصحاب کا حال ستارونکی طرح ہی جنکی اقتدا کرو گی راہ

پاوگی اور اس حدیث سے مراد اہلبیت ہین کہ مثل اہلبیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجی ومن

تخلف عنها غرق یعنی میری گہر والونکا حال کشتی نوح کا سا ہی کہ جو اوس کشتی پر سوار ہوا نجات پائی اور جو رہ گیا

اوسی میں ہمیشہ بہری غرق ہوا ملا یعقوب ملتانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دو حدیث مین جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت

سفینہ ارشاد ہوا اسمین یہہ اشارہ ہی کہ شریعت کو صحابہ سے سیکہنا چاہئے اور طریقت کو اہلبیت سے اسواسطی

کہ سفر دریا بدون رکوب سفن اور اہتدا بنجوم متعذر ہی جواب الشیعی ای ناصبی نادان ہو نہ الفاظ

اصحابی کالنجوم بیکار اور افادہ ملای ملتانی کا بیفایدہ ہی اور یہہ اشارہ حضرت کا نہین ہی بلکہ یہہ اشارہ ملای کی

چشم احول کا ہی اول نجوم کو کیا شرف زحل و عقرب بہی نجوم ہی دوہم جب بحر ابر کی آتا ہی خود نکلنا اوسکو محال

ہوتا ہی بقول برخود درماندہ شفاعت کی کون کری پس جو نجوم کہ آپ بہی نہ نکل سکی وہ کشتی کی ہمدست کیا کہنگا او

خویشتن گم است کرا رہبری کند سوم مقام مقصود ہی کہ جو کشتی آپ ہدایت کنندہ ہوا اوسکو نجوم کی کیا حاجت

بلکہ تخلف میں اوسکی سبب غرق بلا ہین پس ثابت ہوا کہ افادہ ملای ملتانی اور اشارہ یعقوب چرخی اور کرخی سے صحابہ

مراد نہین ہو سکتی اسواسطی کہ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار اگر مگر حقیقت ہوا جو کہ آپ گمراہ ہو وہ اوسکو بیکار اور عتبہ

نعلین تک نہ پہنچ سکی اور جسی اڈہائی پارہ قران بارہ برس میں یاد نہوا تہا اوس نے سورہ اور عمار آیہ تیمم یاد دلاوین گی

بتا دین

کی ہدایت

جو اوسی عورت کا الزام ... اور نبی عورت نا فقہ کی عربی ... مارو انصاف کرو جواب ایسی ... وہ شریعت کو کیا سکہاوینگی اور ... کیا کرینگی ... حضرت نبی النجوم امان لاہل السماء و اہلبیتی امان لاہل الارض ... [illegible]

باقی تمت بطالبین قرآیہ تائید کہ انما انت منذر و لکل قوم ہاد پس نجوم ہدایت کنندہ عترت طاہرہ ہی

ہین دن ہو یا آخر ہو کہ دشت بر ہو یا بحر سفر ہو یا حضر آسمان تا زمین تحت الثری کیطرح ہدایت مین عاجز نہین

ہین جیسا کہ ثابت ہی بارہ برس بعد وصی رسول نی لشکر شاہ چین کو مع فوج در قلعہ سمندر سی نکالا الیس نہین

کی تھا نہین فرمایا بعد اکرو ہدایت پاوگی اور متمسک ہو گمراہ نہوگی اور تخلف نکرو غرق ہوگی حضرات مقام

تصور ہی جیسی یہ حدیث علمای امتی کانبیا بنی اسرائیل وارد ہی اسیطرح اصحابی کالنجوم فرمایا پس اگر

ابو یوسف اور فخر رازی و ابو حنیفہ دعوا کرین کہ علمای امتی سی مراد ہم لوگ ہین جب تک مثل و مانند انبیا

بنی اسرائیل معجزہ نما نہو نگی ارشاد مخبر صادق کا صادق نہ ایگا پس ثابت ہوا نہ ابو یوسف کا بیٹا ہو سکتی ہین

نہ صحابہ کالنجوم ○ قال الناصبی صفحہ ۲۶ مین لکھتا ہی اہلبیت حقیقی یعنی ازواج مطہرات جنکی شان

مین آیہ تطہیر نازل ہوا خصوصا صدیقہ اور حفصہ کو اس سبب سی کہ انکی زوجیت مین شیخین کی فضیلت و عظمت

ثابت ہوتی ہی اہلبیت مجازی نہین جانتی جواب الشیعی ای ناصبی گوش دل سی سن اہلبیت سے مراد لیا حضرت

نی چار تن علی و فاطمہ و حسین و حسن بضیاء یمین لکھتا ہی کہ حضرت نی اپنی عبا مین لیا چار شخص کو اور فرمایا

اللہم ہولاء اہلبیتی یعنی خداوندا بغیر انکی کوئی اہلبیت میرا نہین اوسوقت آیہ تطہیر نازل ہوا اہلبیت

حقیقی آل رسول ہین انکی پیرو ہین نجات اور تخلف مین غرق و ہلاکت اور لفظ اہلبیت عام ہی جیسا کہ

فرمایا السلمان منا اہل البیت پس سلمان کو وجہ نہینگی جناب خدیجہ ام المومنین تو داخل آیہ تطہیر نہین زوجات

مخبرات کا کیا ذکر جو راز رسول کا افشا کری صی اور آپکو نعتل و لومکبہی خلاف حکم گہر سی نکلی دشت جدال

وصی رسول سی لڑی اوسمین عفت کہان ناصبی کیا ہی نافہم ہی آپ ہی لکہا کہ فرمایا حضرت نے اہلبیت میری مثل کشتی

نوح کی ہین جو اوس کشتی پر سوار ہوا نجات پائی پہر آپ ہی لکھتا ہی اہلبیت سی مراد زوجات ہین یہ تصور

کیا کہ حضرت نسبت صدیقہ و حفصہ کے کیونکر مثال بہ کشتی دینگی اول یہہ بات معیوب ہوتی ہی کہ انکی سوار ہین نجات

فرمائین دوم جس کشتی کے ملاح طلحہ و زبیر ہو سکان اوسکا کنارہ دریای بصرہ کی ٹوٹ جای اوسکی سوار ہین سوای

غرق و ہلاکت نجات نہ پس اہلبیت حقیقی زوجات نہین مجاز اداخل کر نا منہ چڑہانا جھنڈی پر چڑہانا ہی

ای ناصبی اس حدیث مین زید و بکر کا نام نہین صحابی سی مراد وہ صحابہ ہین کہ جو حکم رسول پر راضی ہو درست و شتم جایز ہوا یا یہ لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین اور حدیث من اذانی فقد اذی اللہ

دو قول کی ۔ ۱۷

بہہ دو جواب ہین

ازہ جواب القیقاب لالی الکلاب اس بیان مین کہ کتب اہلسنت سی ثابت ہی کہ عقد

جناب ام کلثوم با محمد پسر جعفر طیار ہوا اور ام کلثوم بنت ابوبکر جو ربیبہ جناب امیر ہوئی ہین عمر نی

اوسکی خواستگاری کی حضرت نی عقد ربیبہ بہی گوارا نفرمایا جو کہ ہم دونونکا ام کلثوم ہونا

بزعمی نسبت جناب فاطمہ کی اتہام کیا خاندان امامت کی ہتک چاہی اور فیشوا کو اپنی ظالم اور

غاصب قرار دیا ہے قال الناصب صفحہ ۲۶ اقیقاب مین لکہتا ہی عثمان داماد سید الانس

و جان ہم لف شیر یزدان سی تعصواًی شرم و آزرم امر آخر وقوع مین نہین آیا نہ اونکی گلی

مین رسی بندہی اونکی بی بی کا سینی حمل ساقط کیا نہ بیٹی کو ہی چہین لیگیا جواب

الشیعی دروغ ناصبی کا ہر جگہہ بفروغ ہی کہان تو ذکر عثمان تہا اور کہان ظلم ثانی کا

بیان چاہتا ہی ایک کے آڑ مین دو کو بری کری کیا ہی بی شرم ہی اول آزار دینا نسبت بنت

نبی اور شیر یزدان اور قتل محسن اور جلانا خانہ نبوت کا کتب معتبرہ سنی اہلسنت کی بگواہی عالم

شہہ شناسی و نظام بیچارہ کما حقہ ثابت اب یہہ انکار بیکار ہی دوم اگر شرم ہوتی حیات جناب

نبوی مین مقام نبی پر نہ بیٹہتا نہ لکوہری ہوتی نہ بو ملک کہلاتی سوم اگر مروت ہوتی بنت نبی تو

اذیت نہوتی اور اگر حیا ہوتی لفظ ہذیان نسبت اشرف الانبیا کی زبان پر نہ لاتا مقام نہی

پر بزور بیٹہ جانا خلاف کرتا اور بیٹی کا چہین لیجانا کیا مجال فرض کردیم یون بہی ہو تو لفظ

ہذیان اور قتل محسن سے زیادہ تر نہین اور داماد وہم لفی کجا چہ نسبت خاک را با عالم پاک ای ناصبی

خدا اور رسول سی کیا نسبت یہہ رشتہ تو نی ایسا جوڑا جیسا بابا لعل جی کا مشہور ہے رتبہ صحابی اور

شسر ہی ہو نیکا کافی تہا کہ زوجہ کیطرف سی جاتا ہی شرف دی اول مشہور ہی ام کلثوم و رقیہ جناب

خدیجہ کی بہن کی بیٹیان تہین دامادی و ہم لفی کہان اور مجازہ کا کیا اعتبار فرض کردیم اگر یون

ہی ہو تو حضرت آسیہ سی فرعون کو کیا شرف ہوا کہ عثمان کو ہوگا اور صفحہ مذکور مین جو ملازان ہو کر

خوشی مین آکر لکہتا ہی کہ زاد المعاد مین رقیہ و ام کلثوم در ودمیں شامل ہین پس ہم یو چہتی ہین کہ

دوبارہ پہر ملاحظہ مین آئیگا ۔ ۔ ۔

اللّٰھم صلّ علی فاطمۃ بنت محمد ... والعن من آذی بنتک ... والعن من آذی ام کلثوم بنت ... دفعۃ ۲

تو کوئی شعر یلی سی ناصبی کو کیا فخر اگر عثمان شامل ہوتا مقام شادمگی ہونیکا تہا بلکہ پشیمان ہوئے کہ
اپنی پیشوایان کو بہی شامل لعن کیا آیا یہہ فقرہ نہ دیکہا تہا کہ اوسی درود مین والعن من آذی بہی تو لکہا ہی
رقیہ و ام کلثوم شامل درود ہوئین اور اذیت دینی والا ملعون ہوا حضرات بہی درود سی اذیت دینا تو ثابت ہوا
اب ہم پوچہتی ہین اگر کسی غیر نی اون معصومہ کو اذیت دی عثمان نی کیون روا رکہا اگر عثمان موذی ہوا والعن مین
شامل ہوا دونو جانب اونکو تمہارا اشارہ دوست بنکر ناصبی نی پردہ فاش کیا یہہ حضرات رشتہ دامادی کا یون لیا اب سنو
حال تازیانہ کا اوسی درود زاد المعاد مین یہہ بہی تو لکہا ہی جسنی بنت نبی کو اذیت دی والعن من آذی مین شامل
ہوا اور اذیت دینا گواہی شہرستانی و نظام بیچارہ ثابت پس ناظرین سب مل کر کہین منکر کا منہ کالا ہو اور
کی گلیمین والعن من آذی کا طوق الاشعر لکہا جیسا تو نی ویسا ہی پایا یہہ ہی گانا تیری منہ کو آیا پس
رشتہ دامادی ہم لغو چہوڑ حال اس رشتہ ناتی کا گوش دل سی سن بیان عقد جناب ام کلثوم ناظرین
پر واضح کہ یہہ ناصبی خلاف اپنی کتب کی لکہتا ہی کہ عقد ام کلثوم برضامندی جناب امیر علیہ السلام با عمر
ہوا اور لیاقت عمر پر حدیث لاتا ہی اور کہتا ہی کہ کتب شیعہ مین ہی کہ جبر و اکراہ یہہ عقد واقع ہوا جیسا کہ یہہ مضمون
لکہتا ہی قال لنا صفحہ ۱۶ سطر ۲ مین لکہتا ہی کہ باعتراف صاحب حق الیقین وغیرہ معاذ اللہ نسبت بجناب
اسد اللہ یقینی الثبوت ہین کہ کستان رسن بکاہ آنکو بعقد کیواسطی لائی جناب زہرا رضی اللہ عنہا کی جا
اور جناب ام کلثوم بغصب و اکراہ عمر سی منسوب ہوئین تا آنکہ حضرت نی فرمایا اول فرج غصبت منا
پہر صفحہ مذکور مین لیاقت عمر کی اس حدیث سی ثابت کرتا ہی لکہتا کہ تحفہ مین معتبرات شیعہ سی منقول ہی کہ
سئل الامام محمد ابن علی الباقر الخ یعنی جناب باقر نی جواب سائل مین فرمایا اگر عمر کو حضرت علی لایق نہ دیکہ
ہرگز جناب ام کلثوم کو اونکی عقد مین نہ دیتی کہ جناب ممدوحہ بہترین زنان تہین الخ جواب الشیعی
ای ناصبی آزار دینا نسبت بنت نبی و جناب اسد اللہ کتب اہلسنت سی کما حقہ ثابت صاحب حق الیقین بہی لکہتی ہین اور
بیان دوم جناب ام کلثوم کا منسوب ہونا برضامندی و بغصب و اکراہ محض افترا ہی اور یہہ فقرہ اول فرج غصبت اور
یہہ حدیث سئل الامام الباقر الخ اسلام جناب معصوم کا نہین ہے یہہ دو توحید بنائی ہوئی ہین جناب معصوم کی خلاف

... عن تزویجہا ۱۲

فقال لولا انہ راه اہلا لہا
ما کان یزوجہا ایاہ وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلعم واخوہا الحسن والحسین وابوہا علی
المرتضی
والشرف والمنقبۃ فی الاسلام وامہا بنت محمد صلعم وجدتہا بنت خویلد ۱۲

تیسرے یہہ کہ لفظ بنت خویلد دلالت کرتا ہی اسپر کہ جناب باقر نہیں ہی اسوجہ سی کہ اعلی
کی شامل ادنی کو کرنا عنوان ارشاد نہیں شرف آبا و اجداد کا بلند تر ہی شاہ خویلد سی جو نہہ نہیں یا بہت
واضح ہی اگر ادنی مولوی گو حنفی ہو وہ بہی نہ کہیگا کہ فرج ہمارا غصب ہوئی چہ جائیکہ فرزند رسول باب العلم
غیور ابن غیور ایسا کلمہ زبان معجز بیان سی ادا کرین یہہ بندش ایسی مضمون کے اسواسطی کی جسمین اثبات
ہو پانچوین کتاب خرایج الجرایح مین جناب صادق علیہ السلام سے وارد ہی فرمایا ایمان لانی والون سی
نہین ہی وہ شخص جو کہی عقد ام کلثوم کا باعمر بن خطاب ہوا آیا اتنی طاقت تہی امیر المومنین کو حفظ
آبرو مین نہ کرتی پس حدیث سی ثابت ہوگیا دونو حدیث مذکور بالا وضعی ہین ایک امر مین تین حکم روا نہین
چہٹی اگر کوئی کہی خیر الناس جناب عباس نے سمجہا کر اس نسبت خاص کو قرار دیا یہہ بہی سخن سازی ہی
امام الجن والناس کو حاجت سمجہانیکی نہین وہ افضل ہی من الملائکہ والناس عباس محکوم ہین حاکم ثابت
ہی کہ اگر زفر نے خواستگاری کی جناب سیدہ کونین کے آنسرور نے لائق نپایا کسیکو قبول نفرمایا پس یہی حال
ہی نفس رسول کا نہین ہو سکتا گندہ ناتراش سی وصلت گوارا فرماتی نام عباس کا اسواسطی شامل کیا تا عش
تصدیق ہوجاتی ساتوین اگر خلیفہ کا لفظ ہذیان کہنا ثابت ہی اور آزار دہی بنت رسول کی اور تحقیق
تحقیق ہی پس یہہ عقد خلاف ہی جسکی زیب بدن جامہ کفر ہوا ہو نہین ہو سکتا باب العلم خلاف شرع اوسی
وصلت کرین ثابت ہی رسن بگلو قبول فرمایا ہاتہہ پر ہاتہہ فاسق کی نرکہا چہ جائیکہ مقام عصمت مین
ایسا امر ناموزون گوارا فرماتی کہ جسمی ادنی و اعلی کو نفرت ہو آٹہوین اگر کوئی کہی تقیتاً یہہ عقد
قرار پایا محض غلط ہی تقیہ وہ کری جو عاجز ہو کبہی سنا ہی شیر نی بہیڑ سی تقیہ کیا ہو چہ جائیکہ شیر یزدان
مقام عصمت مین تقیہ کرتی ثابت ہی کہ ہمیشہ لولا علی لہلک عمر کہا کیا نوین اگر کوئی کہی جبراً یہہ
عقد قرار پایا جاتا تم جاتا نفس رسول کوئی امر خلاف شرع نفرماینگی کیسی ہی جبر و ظلم ہو یہہ قصہ مشہور
ہی کہ جب قوم مردم غدار نی چاہا کہ نعش اطہر رسول خدا اور بتول عذرا کو قبر انور سی نکال کر دوبارا نماز
پڑہین جب حضرت تیغ بکف آمادہ کسیکو جرات نہ پڑی دم دبانی لگی مثل بہیڑ لومڑی بہاگنی لگی

کوئی

اور لعنت اُنکی وہ ہمیشہ ارشاد نبوی کی خلاف کیا خاندان امامت کا دشمن رہا تعاجب روایت کرتا ہی

اب تم احباب آپکا وہ کتب اہلسنت سی واضح مولف نہج الحق اور کشف الصدق تصدیق

کرتی ہین یقین مضمون حاشیہ بلاحظ کرین اور اب شریف انکا ایسا کہ تابعین کو خود رغبت نہین

بقول کچھ دال مین کالا ہی کوئی نام اپنی اولاد کا مولوی عمر یا مرزا ابکر نہین کہتا کہ نام ونکا روشن

ہوتا واہ رہی صدر الدین و بدر الدین سید وخان و مدوخان نعیم اللہ وکریم یہہ نام مرغوب ہین جو کہ وہ

تین نام نامرغوب ہین + ناظرین سمجھہ کہین ایسا سنا ہی کہ یاروں میں کوئی فقیر انکا نام لیکر مانگتا

پس کونسی لیاقت تھی کہ جناب مرتضوی اس عقد کو گوارا فرماتی اور جناب باقر علیہ السلام سائل کو لیکر

اوسکی جاتی + گیارہوین جناب ام کلثوم نواسی ہوتی ہین آنسرور کی اور عمر سسر ہی حضرت کا

پس عمر کی بہی نواسی ٹہری تف اوسپر جو قائل ہو اس عقد کا اور حیف اوس نانا پر جو نواسی کی عقد

روا رکہی اور محفل عام مین طلب کری اور ساق پا کو نواسی کی کہولکر دیکہی جو اہلسنت لکہتی ہین بارہوین

یہہ ظاہر ہی کہ عقد و خویشی برسم و رابطہ قرار پاتی ہی یارو انصاف کرو جون بضرب تازیانہ و قتل فرزند

دنیا سی نالان جاوی اوسکی بیٹی اوس قاتل کی عقد مین نہین ہو سکتا نفس رسول خلاف شرع اس عقد

کو روا رکہین مگر شہرت اس عقد کی باعث زیادتی عداوت یہہ دو امر ہوی ایک یہہ کہ جناب مرتضوی

نی باہمشیرہ عمر متعہ کیا تہا جب عمر نی گود مین ہمشیر کی فرزند دیکہا تو پوچہا ہمشیر نی اظہار کیا سنتی ہی

غیض مین آیا جب کچہہ قابو نہ پایا تو مسجد مین بالای ممبر آکر سنت رسول کو مٹایا کہا ایہا الناس تین

چیز عہد رسول مین حلال و شایع تہین مین انکو حرام کیا جو قبول نکریگا تو اوسکو عذاب شدید کرونگا متعہ

نساء و حی علی خیر العمل و حج تمتع دوسرا باعث زیادتی عداوت کا یہہ ہوا کہ بعد فوت ابوبکر زوجہ ابوبکر بنت

عمیس کو حضرت اپنی عقد مین لائی عمر کو اسکی کد ہوئی بمقابلہ اوسکی خواستگار ہی ام کلثوم بنت ابوبکر

کی جو انکی ساتھہ آئی تہی جیسا کہ ان پانچ کتابون سی اہلسنت کے ثابت ہی کتاب صواعق محرقہ اور کتاب

نہایت المتعدا اور کتاب استیعاب اور کنز العمال اور ریاض النضرہ مین موجود ہی اور یہہ عبارت ۹۲

حق متولیان اہلسنت حق بزبان جاری اپنی کتب مین اپنی رواۃ سی لکہہ گئی اب یہہ کورد لا انکی سیاہ رو

بیان جنبہ کا جانا اور سبب اوسکا

بیدین جو چاہتی ہین سو لکھتی ہین بہ نسبت خاندان امامت کی تحقیق تک نہین کرتی ہین اپنی کتب کی سیر نہین کرتی پس اگر یہہ بیدین صادق ہین کتب و رواۃ کو اپنی دریا برد کرین بخوف خدا اینکو اور نہ دوسری کتاب استیعاب مین یہہ لکھتا ہی کہ جب عمر نی آدمی طرف جناب مرتضی کی بھیجا جواب پایا الصغیرۃ حضرت نی عذر صغر سن کا کیا پس وہ دختر ابو بکر تھی کہ پانچ چار برس کا سن تہا اپنی ماں کی ہمراہ آئی تہی اور سن خلافت کا ترسٹھ تہا اور لکھا ہی کہ اوسوقت ہوا خواہ عمر نی عمر سی کہا تعجب ہی کہ علی نی تیری حکم کو نہ مانا عذر صغر سن کا کیا بقول احمق را ستایش خوش نمی بترغیب احباب عمر نی پہر آدمی بھیجا جب بہت عاجز کیا تو حضرت نی کہلا بھیجا کہ اوسی تیری پاس مین بھیجتا ہون اگر تو پسند کری اور راضی ہو تو وہ زوجہ تیری ہو + تیسری یہہ کہ صاحب استیعاب لکھتی ہین کہ جب علی نی بھیجا ام کلثوم کو عمر پاس تب دیکھکر کہا عمر نی کہدینا علی سی مین راضی ہوا خدا تجھسی راضی ہو پہر عمر نی ساق پا کو کہولا اوسوقت ام کلثوم نی خفا ہو کر کہا عمر سی اٹھا ہاتھ اپنا اگر تو امیر المومنین نہو تا مین ناک تیری توڑ ڈالتی اور آنکھہ مین ایک گہونسا مارتی یہہ کہکر کہا عمر نی چھوڑ دی پس ای ناظرین منصف اس مقام پر تصور کا مقام ہی نہ سمجھی کونسی کہ معدن امامت نی اپنی صاحبزادی ام کلثوم کو بار بیبہ کو بر سر عام عمر پاس بھیجا ہو اگر تو پسند کری تو زوجہ تیری ہی جیسا کہ حمقا لکھتی ہین پس یہہ بات ظاہر ہی کہ ادنی مرد بھی گوارا نکریگا کہ محفل عام مین بیٹی کو اپنی بھیجی پسند کرانیکو چہ جائیکہ باب العلم نفس رسول بیبہ کو بھیجین صاحبزادیکا تو کیا ذکر نہ کا پس ارشاد حیدر کرار کا آگی انجام کار مین روشن ہوگا یہہ قتل جائیگا + ای حضرات ذرا غور کرو اگر عمر وصی خلیفہ تہا نہ سمجہا کہ حضرت نی کیون بھیجا مری دیکھنی اور پسند اور رضامندی پر کیون حصر فرمایا + واہ ری خلافت نہ سمجہا اتنا کہ یہہ جنبہ ہی بی پاک ناک توڑ کر آنکھہ پھوڑتی ہی کہیا ہو کر بولا چھوڑ دو ایسی کہ یہہ جلالت ہاشمی رکھتی ہی برخلاف اسکی دیکھو وصی مطلق ای کہتی ہین کہ عقد ربیبہ بھی عمر قبول نفرمایا کہ خلاف شرع تہا اور اپنی حفظ آبرو کی سبب شرع عمر کو آگاہ فرمایا اونکی پسند و رضامندی پر قرار دیا تا فریب نہو جب عمر نی کہلا بھیجا

کلثوم قبل اسکی یہہ بیہودہ مجہیر کہل جاتا بعوض اسکا لیتا اب کیا کرین موت کیونکہ مہلت دیتی
کہین ضمیمہ ہو اہلسنت نی اس مضمون حدیث کو اپنی کتب مین آنی نہ دیا پس ایسی دلیل نی فریب شیعہ
قائل ہوئی کہ جنیہ بشکل ام کلثوم بنت ابوبکر عمر کی گہر گئی اور جناب عباس جو درمیان اس معاملہ کی تہی اسوجہ
سی بعض کہتی ہین کہ عباس نی سمجہا یا حضرت نی وہین کے رای پر اس عقد کو قرار دیا حالانکہ اہلسنت کی کتب
در رواۃ سی اظہر من الشمس ہی کہ عمر نی خواستگاری ام کلثوم بنت ابوبکر کی کی اور کہین بنت علی ہی لکہا
ہی بلکہ کفاران الکفر نی بعداوت خاندان امامت نام بنت علی کا قرار دیا نسبت حضرت کی فحش وتنک کو روا رکہا اور
اپنی پیشوا کو جابر و ظالم بنایا اپنی پیر کی تحقیر کی لکہتی ہین جب عمر نی ساق پا پر ہاتہہ لگایا غصہ ہو کر
کہا ام کلثوم نی کہ تیری توڑ دالتی اور آنکہہ مین ایک گہونسا مارتی + حضرات عجب طرح کی بات ہی جو
دعوی کرین خلیفہ وصی رسول ہونی اور وہ اتنی بات کی تہ کار کو نہ پہنچی کہ حضرت نی محفل عام مین کیون
بہیجا خلاف اوضاع مہری السند و رضامندی پر قرار دیا اور یہہ ساق پا کہولنی پر ناکہہ اور آنکہہ پہوڑتی ہی کیون
از بسکہ بقیہ اوس عمر کی طمانچی کہائی گردن پہر گئی رگین پہول گئین واہ ری خلافت کرامات تو کہان
زور عقل کی بہی یہہ سمجہا کہ اس طور اور یہان زور مین کچہہ بہید ہی عورات عوام یہہ نہین زنان ہاشمیہ کا یہہ شیوہ
جو وصی اپنی وقت موت کو جانی + وہ احکام وکرامات کو کیا جانی + نجانا ابو لولو مجہی کیون لئی جاتا ہی
الغرض بنت علی در بیت دونو ہمنام تہین حق یہہ ہی کہ دونو مظلومہ محفوظ رہین وقت مرگ ظالم وہ جنیہ
اپنا دکہا گئی جسم نجس کو چہوڑ کر مثل روح پرواز کر گئی منہ کالا مفتر یونکا کر گئی قول ہمارا تصدیق کر گئی
خلاصہ یہہ ہی کہ جناب زینب خاتون حضرت عبداللہ بن جعفر سی منسوب تہین اور عقد جناب ام کلثوم
چہوٹی بیٹی محمد بن جعفر سی ہوا حضرات مقام انصاف ہی اسی زیادہ کیا اثبات ہوگا اس دعوی
پر ہمارا رواۃ وعلمای اہلسنت گواہی دیتی ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نی محمد بن جعفر کی ترجمہ مین
یا این عبارت لکہا ہی کہ محمد بن جعفر بن ابیطالب ھو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی بن ابی
طالب کرم اللہ وجہہ اب ناظرین انصاف کرین اگر یہہ عبارت راست ہی محرر کو آفرین کہین اور برا
کہین تعصب سی بعض شیعہ مجبور ہین یار و انصاف کرو ادنی مولوی بہی گوارا نکریگا کہ کنیز کا ہاتہہ پکڑ

ناچ دکہاوی چہ جائیکہ اشرف المرسلین ناسخ شرع متین جورو کو کندہی پر چڑہا کر بازار کی سیر
مین ناچ دکہاوی حبشیونکی کشتی سکہاوی اور انکو اوس سی گہوڑ دوڑ کہیلی لعنۃ اللہ علی الکاذبین قال
الناصبی آخر صفحہ مذکور مین لکہتا ہی یہہ بہی اثبات کو پہنچا نہ عمر غاصب تہا نہ جناب ام کلثوم مغصوبہ سوا
کہ تنزیہ الانبیا مین شریف مرتضی ببانگ بلند ندا کرتا ہی کہ عمر مظہر اسلام تہا اور تمام شرایع کی تمسک پس
ایسی شیخین کے نسبت غصب کیونکر متوہم یا متحقق ہوی جواب الشیعہ ای ناصبی غاصب و مغصوبہ اوسوقت
ہوتی اگر یہہ امر واقع ہوا ہوتا البتہ کاذب و مفتری ہوی نسبت مظلومہ کی افترا کیا ثانی بانی ظلم ہو
غصب خلافت و فدک تو متحقق ہی وہ شیخین تو بغل مین دبا اور شریف مرتضی سی توجہہ کہ اس غصب سی
غاصب ہی کیونکر ہوگا بقول مرغی کی کب سند شریف مرتضی تو خود خلاف واقع ندا کرتا ہی عمر کا متمسک
ہونا جزو شرایع کا ثابت نہین تمامی کجا اور مظہر اسلام ہونا ظاہر بارہ برس مین آدہا ہی پارہ یاد ہوا اور دی عورت کا الزام
سہا اباد ومی سی رہ عیدین کو پوچہا جب ہوکر جماعت پڑہا دی پہر لوگونسی نماز اعادہ کرائی اور نماز جنب
کی سنا بہائی آیۂ تیمم دل سی بہولائی عمار نی یاد دلائی یارو بولو تو یہہ کیا مظہر اسلام ہی اور یہہ کیا رسوائے
ہی خرافات مقام غور ہی ابلیس تو ایک جرم پر مع تابعین مردود و لعن و طعن ہوا انہون نے شریعت نبوی کو
اولٹ دیا حکم رسول سی انکار کیا اہلبیت رسالت کو آزار دیا میراث سی محروم کیا خلافت تو غصب کیا اجر ابل
حب علی کو منع کیا سنت رسول کو مٹا دیا حرام فرنا کو قمتی دیا شیطان کو مدعی کیا یعنی روز بازپرس
کہیگا خداوندا ایک امر کی نافرمانی مین تو مجہی مردود کیا میری اوستادونی بہتر فریق کیی احکام تیری بدل
کئی دین نبی مین ایجاد کئی نسبت جناب علی کی بخشش و ثبت بروا رکہی خداوندا تو عادل ہی یا تو مجہی عفو
فرما یا انہین بہی مع تابعین روانہ دوزخ کر اوسوقت ملائک اونکو جہنم کہینچینگے صحیح بخاری مین
لکہا ہی کہ جب ملائکہ کہینچلینگے اوسوقت جناب آنسرور فرماوینگی اصحابی اصحابی پس یہہ سنکر ملائکہ جواب
دینگی ما تدری ما احدثوا بعدک یعنی پہر دین سی گئے احداث کیا دین مین بعد آپکی پس اوسوقت
شیطان مع تابعین شاد ہوکر تبسم کا دیتی ہوئی سمجہی اوستادونکی داخل سقر مع جلد بدر ہوکر افسوس

کی ادس تحقیق انیی ہر مری

پس ای حضرات جو تحریرات و کتاب عرب مین ہو و منظر و مترشک یارو ذرا غور کرو جب صحابی اور ہو نسبی دگدگی سی شرافت پائی شریف مرتضی کی کیونکی کی بہل بہدر کو بخاری نذر دیکہا حق ہی شریف مرتضی کی کہ ندا سی شرافت مرتضی کی پایا جواب حطا پایا صفحہ ۲ سطر ۵ مین لکہتا ہی کتاب نہایۃ الادب النسب وغیرہ ہی اونہین بالقطع و التواتر ثابت ہی کہ زید ابن عمر اور رقیہ اطہر دونو حضرت فاطمہ کی بطن شریف سی متولد ہو زید کا مسن عمر کو پہنچا کہ خانہ جنگی ہی عدی کی صلح کو ای شہادت پائی اور اوسی شب مطہرہ جناب ام کلثوم نی بہی انتقال پایا جنازہ دونو جنازونکو ایک ساتھ لائی حضرت امام حسن اور عبداللہ عمر وغیرہ نی نماز جنازہ

خلاصہ یہہ ہی کہ جسکا نسب بحسب شرع درست ہو عقد اوسی درست نہین پس باب العلم کیونکر اس عقد کو جائز فرماتی بس والسلام

وہیج بیخ کو گنجائش تصدیق خبر ہی یہہ بہی مذہب اہل حیا کا اور ارباب غیرت کا الخ

جواب الشیعہ ای ناصبی تیری کذب و افترا کی انتہا نہین نہایۃ الادب کی قول کی تب تسلیم ہوتی جب کتب شیعہ مین بہی ایسی حرکت کی خبر ہوتی قدر کلام ابو المنذر تو حال نسب کا اللہہ گیی و صلّت ایسی نسب سی ناجوائی ہی پس اگر نہایۃ الادب صادق ہی تو کتب راوی اہلسنت کے کاذب ہین جو لکہتی ہین کہ ام کلثوم بنت علی کا یا محمد بن جعفر عقد ہوا اور بنت ابوبکر ام کلثوم نام کہ جو پانچ برس کا سن تہا اوسکا عمر نی خواستگاری کی تہی اور حضرت عذر صغر سنی کا کیا پس ثابت ہوا یہہ مظلومہ ہی محفوظ رہین اب اگر کوئی بعد اوس جناب امیر المومنین ع الیت بنت علی کی تہمت کرین اور خلیفہ اپنی جابر و ظالم قرار دین کہتی ہین کہ ساق کو کہولا ہاتہہ لگایا یہہ درستی نہین ہی یہہ گدہی پر چڑہا کر پہرانا ہی پس ای ناصبی اپنی قیل و قال سی ترو آجنا باقر ع یہہ لیاقت کا نہ بلا بانگ شریف زینگ کفر نہ گیا اب جاتا ہی تو نہایۃ الادب کے قول سی زید و رقیہ کا پیدا ہونا اور شہید ہونا اثبات کری بقول بابئہ داد ہمار خواد شہادت باپکی تو آجتک ثابت نہین بیٹی کو لہو لگا شہید ونین داخل کیا ای ناصبی جب معرفت النسب سی حسب زید کی باپ کا تحقیق ہوگا شاید اوس وقت اس عقد و موت کی تصدیق ہوگی یارو غور کرو بالقطع انسو ثابت ہی کہ بعد شہادت امام حسن علیہ السلام بعد چندی قصہ کربلا درپیش ہوا وہ معظمہ ظلم سی عمر ثانی کی اسیر ستم ہوکر قید یزید سی رہائی پاکر وارد مدینہ ہوئین کجا زید و رقیہ کا ہونا کہان ان دونون کا ایک شب مرنا اور کجا امام حسین علیہ السلام کا نماز جنازہ پڑہنا لعنۃ اللہ علی القوم الکاذبین ای ناصبی اگر ذرہ بہی اہل حیا سی ہوتی نسبت بنی کے یہہ کلمہ زبان پر نہ لاتی اور نسبت بنت نبی کی اور نسبت نفس رسول ص کی فحش و ہتک روا نرکہتی اور اگر ارباب غیرت سی ہوتی اشرف الانبیا پر افترا نکرتی عائشہ کو دوش نبوی پر ناچ نہ دکہاتی تہم بامر نامشروع نکرتی ہمراہ طلحہ و زبیر کی نامحرم ہوکر بجنگ بصرہ نہ بہیجتی ہان اگر باپکو کچہہ بہی حمیت ہوتی ہرگز نکلنی نہ دیتی اگر صاحب حیا ہوتی پاس حرمت ناموس ہوتا فخراً کتابو نمین نہ لکہتی تعجب بر این مذہب لکہتی ہین کہ حضرت حالت حیض مین بالائی ازار عائشہ سی معانقہ کرتی تہی اور

فرمایا حضرت نی کیون روتی ہی آیا حیض دیکہا ہی کہا ہلی غم نہا طواف کعبہ کرتا می ونایا صراط المستقیم

وہ لکہتی ہین کہ ... عائشہ ... رفع مناقشہ ... عائشہ ... بخش دی ... بتہا الثالث یا اخی ... لکہتی ہین جناب پیغمبر اور عائشہ ... مرہ اول مین ... مرہ ثانی مین عائشہ ... لطیفہ عجیبہ لکہا ہی کہ سفر حج مین ... حضرت با عائشہ ایک ... عائشہ تہی ... بہی اس ...

پارۂ جواب القبقاب فی رد فوق المرتاب اس بیانمین کہ غدیر خم مین پیغمبر خدا

حضرت جناب علیؑ کو وصی و امام و خلیفہ فرمایا کتب اہلسنت مین ۳۵ راوی ہی اثبات پایا کہ ظہر سے تا شام جبرئیل امین آیات لاتی تہی اور حضرت سمجہاتے تہی یہانتک کہ زیادہ چالیس مرتبہ سی سمجہایا کہ ای گروہ مردم اپنی جانب سے نہین کہتا ہون ہر نبی کا وصی ہوتا آیا میرا وصی علی ہی امام و والی ہی مومنین کا جب آسمان سی سنگریزا آیا عمر تالث کی خود و پہوڑ کر سر کو قال الناصب صفحہ ۹۸ مین لکہتا ہی کہ فاضل استرآبادی نے باستناد اسلاف شیعہ بکمال سرور منہاج المقال مین افادہ فرمایا ہی کہ قال الکشی ذکر بعض اہل العلم الخ یعنی عبد اللہ بن سبا مرد یہودی تہا جب اسلام لایا او سنی انکو محب جناب مرتضوی بتایا پس جیسا یہودیت مین بغلو قائل تہا کہ حضرت موسی کی یوشع وصی ہین ویسا ہی اسلام مین جہگڑا نکالا کہ جناب مرتضوی حضرت کی وصی ہین وہ اول ہی کہ آپکی امامت کی فرضیت کا قائل ہوا اور تبرا اور تکفیر کی راہ چلا پس اصل تشیع اور رفض یہودیت سی ماخوذ ہی اس نص جلی سی دو فائدی منجلی ہوئی ایک یہہ کہ یہودیت ماخذ ہی مذہب شیعیت کا اور شیعیت اوسی ماخذ ہی دوسرے یہہ کہ جناب مرتضوی کو اوسنی وصی بنایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نہین اس منکر امام مین قصہ غدیر خم کا فیصل ہوا **جواب التشیع** ناصبی کیا ہی عدو آل محمد کا غرض اسکی یہہ ہی کہ خلافت مرتضوی و حضرت ہارون کو مٹا کر بکر و عمر قائم کری نہ سمجہا غرض استرآبادی کی صفات عبد اللہ بن سبا ہی کہ جو آفرین اوس یہودی کو آخر اسلام لایا اول امامت کی فرضیت کا بغلو قائل ہوا اور حیف اون خناس کو او اسلام لائی آخر امامت کا انکار کیا تو اونکا پیرو ہوا ذکر اہل العلم کو نص جلی قرار دیا نصوص جناب نبوی کو خفی سمجہہ قصہ غدیر خم کا انکار کیا وصی مرتضی حیدر کرار کا خار گذرا انکی عداوت مین حضرت ہارون کی خلافت کو مٹا کر یوشع اور کالب کو مقام موسی پر قایم کیا دونی اور دو وصی کو دشمن کیا تو ماری ہوا پس وہ دو نو فائدی منجلی تیری کذب و سقاوت سی منخسف ہوئی اور یہہ چار فائدی نصوص تواتر کتب فرقین سی منجلی ہوئی

فائدہ اول وصی ہونا حضرت ہارون کا ثابت کہ او سجانہ سلام یاد فرماتا ہی کہ سلام علی موسی و ھارون اور حضرت موسی نی وقت روانگی بر کوہ فرمایا ہارون نبی یا ھارون اخلفنی فی قومی لا تتبع سبیل المفسدین + اور جناب باری فرماتا ہی قال موسی لاخیہ ھارون یہودونی جانتے کہ عبد اللہ بن سبا اخلفنی فی قومی ۱۲ اور ۹

اور جناب محمد صادق بہر دو جانب تصدیق فرماتی ہین کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی یکی گواہی خطا اور دوسی اثبات پایا کہ ہارون خلیفہ ہوی جناب موسی کی تو یوشع وصی ہوی تو کالب یوشع کا باطل ہوا جو لکہتا ہی کہ بعد ہارون خلیفہ ہوی یہہ منصب یوشع اور کالب کو پہنچا ویسا ہی بعد حضرت نبی خلیفہ ہوی یہہ منصب ابوبکر و عمر کی نصیب ہوا پس ولایت علی جو وصی نبی ان دو دلیل کی نصب کے واسطی انہی مضمون کا دینی مرتبت کی مگر حیف ہی انکی فہم پر کوئی بندہ لایا لیکن حکم سی انکو یہہ بالنصب بخشی

فائدہ دوم اس بیان مین خدا اور جناب نبی کی وصی و جانشین فرزند و خلیفہ فرمایا جناب مرتضی کو نصوص نقلیہ سی ثابت اور کتب اہلسنت مین اظہر من الشمس ہی اور وہ دشمن دین ہی انکو سمجہا ہی

جناب مرتضوی کو وصی بنایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نہین اس انکار سے غرض ناصبی کے یہہ ہی کہ ابوبکر و عمر
قایم کری حضرات مقام غور ہی اگر یہہ ہو کی بنائی سی وصی بن سکتا صحابہ سی بھی تو لازم تہی کہ مسلمان
بہتون نی وصی بنایا ہوتا کیا باعث ہے کوئی اوصیا نہین پس وصی جانشین مثل نبی معجز نما ہو معصوم کان ما یکون
کی خبر دی اور علم جز نہو جو کہ آپ اقیلونی اقیلونی پکار رہے ہو اور کرامت کری وہ غاصب ہے اور وصی کے لیے جانشین
من جانب خدا سند ہو جیسا کہ شان ہے آل رسول کی او سبحانہ فرماتا ہی وجعلناهم ائمة
یهدون بامرنا اور سلام یاد فرماتا ہی کہ سلام علی آل یٰسٓ اور فرماتا ہی قل الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفینا اور فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا آل
مصطفی ہین کہ خدا نی وارث کتاب انبیا کیا اور جناب حضرت فرماتی ہین چھوڑی جاتا ہون کتاب خدا
اور عترت طاہرہ کو اور بروایت ابوہریرہ ثابت کہ حضرت نی فرمایا الائمة من بعدی عدد نقباء بنی
اسرائیل اولهم علی واوسطهم علی و آخرهم محمد مهدی الخ حضرت اسی زیادہ کیا تصریح ہوگی
معالم التنزیل و معارج النبوۃ کتاب اہلسنت مین لکھا ہی کہ جناب رسالت نی بروز دعوت عشیرہ اقربین
پہاڑ پر فرمایا کہ علی خلیفہ و وزیر و بہائی میرا ہی جو کچھہ وہ کہی سنو علاوہ اسکی مواضع شتی
کتاب سلیم مین تصریح واقع ہی کہ ائمہ اطہار ما اختلف اللیل والنہار جناب علی بارہ ہین اور اولاد
کرام خیر الانام گیارہ ہین جیسا کہ لکھتا ہی کہ اول اور ثانی نی جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ سی پوچہا
کہ اوصیا اپنی بیان فرمائیے حضرت نی فرمایا علی اخی و وزیری و وارثی و وصیی و خلیفتی فی امتی
و ولی کل مومن بعدی ثم ابنی الحسن ثم ابنی الحسین ثم تسعة من ولد ابنی الحسین واحد
بعد واحد القرآن معهم وهم مع القرآن لا یفارقونه ولا یفارقهم حتی یردوا علی حوضی
حضرات مقام تصور ہی کہ معنی ولی و مولا بھی اسی حدیث سی تصدیق ہوئی اور بلفظ وصی وصی ہونا اور
بلافصل ہونا ثابت پایا اب تر ہو جوتی تراتر اون کور دلونکو جو کہتی ہین یہ لفظ وصی وصی نہین فرمایا
اور معنی مولا کی خلاف لکھتی ہین اور ائمہ سنت سے باہر ہوتی ہین اور ابن مغازلی شافعی نی اپنی کتاب

امدیم بر بیان دوم ناصبی لکھتا ہی کہ غدیر خم مین وصی کرنا حضرت

قصہ غدیر خم

حضرت کا ثابت نہیں قصہ غدیر خم کا منکر ہی باوجود عمر ثالث کی شتر سی سنگریزہ پارہ ہو کر پشت شتر توڑا
کر غرق زمین ہوا کہ آج تک کتابوں سی صدائی جری جری اہلسنت ہی بیان قصہ غدیر خم کتب اہلسنت
جوزی اپنی کتاب خصایص میں کہتی ہیں کہ پینتیس ۳۵ اصحاب رسول سی مجھپر ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی بحکم خدا حضرت علی کو غدیر خم میں امام و خلیفہ اور اولوالامر کیا + اور صاحب اعتقاد الحق
بہی اونہیں اصحاب سی روایت کرتا ہی کہ حضرت نی بحکم خدا غدیر خم میں حضرت علی کو امام و خلیفہ کیا اور
آپ پہلی با علی مصافحہ کیا پہر اور مردم نی + اور احمد حنبل اپنی مسند میں برا ابن عازب سی روایت کرتی
ہیں کہ کہا وہ سفر میں ہمراہ تہا حضرت کی غدیر خم میں پس مقام کیا بعد نماز ظہر مخاطب ہوئے مردم فرمایا
من کنت مولاہ الخ عمر ابن خطاب اوٹہا اور کہا بخ بخ الخ + اور کتب مذکورہ بالا میں عمر ابن خطاب سی روایت
مع ۳۵ نفر کی وہ یہ ہیں برا بن عازب سعد بن وقاص ۱۵ یہ سب کہتی ہیں کہ غدیر خم میں حضرت نی بحکم خدا ہی
حضرت علی کو امام و خلیفہ فرمایا اور بعد رسول کے قوم ناراض ہوئی علی سی اور ابوبکر صدیق کو اپنی لیئی خلیفہ
کیا ہر چند ابی بکر انکار کرتا رہا قوم نی خلاف کیا ارشاد رسول کی پس خلافت علی کی قبول نہ کی بیعت کی ابوبکر
کی اور عمر ابن خطاب کہتا رہا مردم کہ واللہ میں جانتا ہوں مقام علی کو اور علی کو براہ راست ہدایت کرنیکی
کسی نی کہنا عمر کا نہ مانا + حضرت آگاہ ہوئی یہہ باتیں آخر ابوبکر کا قبول نکرنا اور عمر کا قوم کو سمجہانا رعایت میں
صاحب کتاب کے دونو کو بری کیا قوم کی سر الزام دیا واہ کیا خوب کسی نی کہا ہی پرائی شگون کی واسطی ناک
کٹانا سو یہہ نقل انکی واسطی اصل ہو گئی + باوجود متقدمین اہلسنت اس تصریح سی لکہہ گئی مگر بعض روسیاہ
ناانصاف نہیں دیکہتی ان کتب کو کہ خطب اور صراط المستقیم میں تینتیس ۳۳ اصحاب سی روایت کرتی
ہیں کہ حجۃ الوداع میں میدان عرفات میں جناب رسول پر حکم رب جلیل کا آیا کہ ایام مرگ آپکی نزدیک پہنچی
ہمنی علی کو امام و خلیفہ و اولوالامر کیا پس سامنی اپنی امت کو انہی سپرد کرو علی کو اور حکم میرا پہنچاؤ
کہ علی کی اطاعت کریں پس حضرت نی اس حکم کو بخلوت علی سی کہا تو حفصہ و عایشہ پس پردہ سنتی تہیں
جب حضرت خلوت سی باہر آئی تو للو اور بللو نی عرض کی یا رسول اللہ آپ چاہتی ہیں کہ علی کو خلیفہ کریں
حضرت نی جواب دیا یہہ باختیار خدا ہی اپنی طرف سی نہیں چاہتا ہوں حکم خدا کا پہنچاتا ہی سو می ترا

ابو سعید خدری طلحہ عبداللہ
بن عباس عمار یاسر ابو
عمران ابن الحصین ابو ہریرہ
جابر بن عبداللہ زید بن شراحیل
وہب بن حمزہ عامر بن مالک
زید بن ابی لیلی انصاری حبشی
ابی الحرب زید بن ...
سعد بن جنادہ عمر بن شراحیل
جابر بن سمرہ مالک بن ...
ابو وہب بن عمر عبداللہ بن ربیع
عبداللہ بن حنیف سعد وقاص
عباس عم حضرت خباب سلمان
بلال حسان بن ... ابوذر ...
صہیب حبشی ابورافع انس بن ...
حذیفہ جریر عبدالرحمن بن عوف

اور اسوقت حضرت نی فرمایا حفصہ
اور عایشہ کو جانتی ہو کی منع کیا
تہا اور علی کی جانتی ہو کی عذر نہ کرنا
پہر دونو نی اپنی باپ کو طلب
کیا اور خبر کو پہنچایا ہم خبر لشکر دونو
باہر ... عاص وغیرہ سی
کہا اگر متفق ہوئی جب تک جان
ہمارے تن میں ہی ہم ہونی نہ دینگی
... علی کو ...

مکہ مین حکم آیا

اور کہا اطاعت علی کی کسیطرح ہمکو منظور نہین اوسوقت حضرت نے حفصہ کو طلب کیا فرمایا افشیت
الیہ اسری یخبرک واللہ مجازیک بعملک یعنی سر میرا فاش کیا خدا جزا دیگا تیری عمل پر جیسا کہ اوسنے بیان
فرمایا ہی و اذ اسر النبی الی از واجہ الخ پس عمر خطاب و عمر عاص نے ۳۴ نفر کو جمع کیا اور قسم ہوئی
سب مل کر زبیر و عباس پاس آئی اور کہا ہم ہرگز علی کی زیر حکم نرہینگی یا عباس تو اور زبیر درمیان ہماری
موجود ہو پس جناب رسول تم مین سی کیون کسیکو مقرر نہین فرماتی پھر عباس و زبیر خدمت رسول مین آئی عرض
کی یا رسول اللہ چاہتی ہو کہ علی امام و خلیفہ کرو کوئی اسمین راضی نہین فتنہ برپا کرینگی ہم مین جو چاہو بزرگ
مہاجرین ہو یا انصار مین دو مین ایک کو یہہ منصب عنایت ہو کہ سب ہمسبی راضی ہین حضرت نے فرمایا
کہ یا عم مجھی اختیار اسکا نہین حق تعالی مالک کل ہی وہ علی کو امام کرتا ہی اپنی مخلوق پر یہہ سنکر عمر
خطاب بولا یا محمد تم محبت علی مین دیوانی ہو بغیر ذکر علی اور کام نہین اوسوقت جبرئیل امین آیہ وما
ینطق عن الہوی لیکر آئی الغرض جب حضرت نے دیکھا کہ سب نافرمانی خدا کر رہی ہین منہہ سبکا جانب مدینہ
رکہا اور وہانسی روانہ ہوئی بیان خم غدیر پس جب غدیر خم مین پہنچی آیہ تاکید نازل ہوا جبرئیل
نی آکر عرض کے اوسیجا فرمایا ہی فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک وضائق بہ صدرک
یعنی پہنچاؤ حکم ہمارا بندگان پر علی کو یہان بر منصب امامت نصب کرو پس حضرت نی وہان مقام فرمایا جو
آگی بڑھ گئی تھی اونکو طلب کیا اور پالان شتر کو منبر بنایا اور حضرت علی کو ساتھ اپنی لیا خطبہ طولانی
ادا فرمایا اور خطاب کیا یا معاشر الناس نصب اللہ تعالی علیا بامامۃ و الخلافۃ کما نصب
محمد بنبوۃ و الرسالۃ ای گروہ مردم نصب کیا خدا نی علی کو بامامت و خلافت جیسا کہ نصب کیا محمد کو بنبوت
و رسالت پہر فرمایا الست بربکم قالوا بلی فقال انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم و
امامکم یعنی روز الست خدا نی عہد لیا سب سے یعنی خطاب کیا آیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا سبھی
بلی پس کہا خدا نی مین رب تمہارا ہون او محمد نبی تمہارا اور علی امیر اور امام تمہارا ہی پس ای حضرات
ان وحدیث سی ثابت ہوا کہ جناب علی کی امامت روز الست سی قرار پائی تہی غدیر خم مین حکم آیا کہ امت کو ۱۲

وارث میری ہین اور حجت خدا ہین اور اقرار کنندہ انکا مومن ہی اور منکر انکا کافر ہی اور

کرنا انکا اطاعت میری ہی اور جسنی گناہ کیا انکا اوسنی گناہ کیا میرا + حضرات اس حدیث سی
اثبات پایا کہ بارہ وصی حجت خدا ہیں اور علم و فہم نبی کا اور انکا ایک ہی اطاعت ہے جسنے انکی
ہی مومن اور انکی خلاف کری تو وہی کافر ہی اور قبول نکرنا حکم حضرت کا کفر ہی در منثور مین لکھا ہی جو متمسک
بالظلمت امام ہو فعلیہ لعنۃ اللہ الخ اور احمد حنبل اور طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم ابن عمر سی لکھتی ہین جو
پیرو ہو آل محمد کا وہ ملعون ہے الغرض فرمایا یا معاشر الناس ان اللہ قد نصب علیا خلیفۃ
واماما بینی و بین خلقہ فمن عرفہ کان مومنا و من جاء بولایتہ کان فائزا و من
انکرہ کان کافرا و مشرکا یعنی بتحقیق کہ قائم کیا اللہ تعالی نے علی کو خلیفہ و امام جسنے پہچانا اوسکو وہ
مومن اور جو آیا اوسکی دوستی مین وہ رستگار ہوا اور جسنی انکار کیا اوسکی وہ ہی کافر و مشرک ہے پھر فرمایا
یا معاشر الناس ان علی ابن ابیطالب اخی و وصیی و خلیفتی والامام بعدی وھو ولیکم
بعد اللہ و رسولہ و ان علیا امامکم و ولیکم وھذا موعید اللہ واللہ یصدق وعدہ یعنی
ای گروہ مردم بتحقیق کہ علی پسر ابیطالب بھائی میرا اور وصی میرا خلیفہ او امام ہی بعد میرا اور یہہ علی امام تمہارا
اور والی تمہارا وعدہ ہای خدا ہی وعدہ وفا کیا خدا نے وعدہ اپنا + پس یہہ ارشاد سنتی ہی عمر عاص و عمر خطاب
و عباس و زبیر قریب سو نفر اوٹھہ کھڑی ہوی اور عمر خطاب و عمر عاص آگی بڑہی عمر عاص نے کہا یا رسول اللہ
یہہ سب لوگ ایسی سوال کرتی ہین کہ آپنی بتکرار فرمایا کہ علی امام تمہاری ہین آیا جب علی ہمارا امام ہونگی
تو درمیان ہمارے حکم خدا جاری کرینگی یا حکم اپنا ہم پر جاری کرینگی حضرت نی فرمایا کہ علی اس امر پر مامور ہوے
مثل میری درمیان تمہاری حکم خدا جاری کری اپنا حکم کسی پر نکرینگی عمر خطاب بولا حسبنا کتاب یعنی
ہی کہا کتاب خدا ہمارے لئی کافی ہی عباس اور فرزند اوسکی کا نبان وحی ہین وہ حکم خدا کا وانسی درمیان
ہماری جاری کرینگی خصوصیت علی کی واسطی کیا سبب ہے کہ علی ہم پر امام و خلیفہ کیا جاوی اوسوقت جبرئیل
آیہ لائی امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا و قائما یحذر الاخرۃ الخ یعنی آیا وہ بہتری اوسی
وہ جو مامور ہوے کہ وہ دائم ہی بطاعت بانجد کنندہ اور برپا دارندہ نماز اور ترسندہ از عذاب آخرت اور
امیدوار رحمت پروردگار خود کہو یا محمد یکسان ہون وہ لوگ جو پہچانتی ہین خدا کو

۱۹
پس یہہ ثابت ہوا کہ ... اور بعض علما
اور بھی تکذیب ... جو علی تھی
کہ ہم لیاقت رکھتی ہین خلافت کی
پھر فرمایا ایہا الناس ... قال النبی صلی اللہ
یعنی کہا اللہ تعالی نے ... المومنین ہے
مومنین ہی اور تمہاری نفسون سے اولی تری
ایا ہم نہین جانتی ... ولی ہی
ہی تمہاری نفسون ... مراد یہ
اور یہی ہم ہین اور ... قبل ازانکہ
قبل ان یخلق اللہ تعالی ... واحد
عشر الف ... کیا گیا ہون
ہین اور علی نور واحد ... قبل سکی
ایک برابر ... تعالی اور
... اور نصف سی علی اور اللہ تعالی
نام ہمارا اپنی نام ... کی
رسول اللہ و محمد ... و علی
قول رسول اللہ و نور اللہ ... سی
... علی نور خدا

پہر فرمایا فلینظر الی علی ابن ابیطالب فانہ فیہ سبعین خصلۃ من خصال الانبیاء لا غیرہ یعنی نظر کرو طرف علی ابن ابیطالب کی بتحقیق کہ اوسمین ستر خصلت انبیا کی ہی نہین اوسمین سوا اوسکی اور کچھہ نا معاشر الناس ان امامۃ علی یسئلون عنہم یوم القیمۃ ولا یبقی میت فی شرق ولا فی غرب ولا فی بر ولا فی بحر الا منکر ونکیر یسئلان عن امامۃ علی امیر المومنین بعد الموت ویقولان للمیت من ربک ومن دینک ومن کتابک ومن نبیک ومن امامک ای گروہ مردم بدرستیکہ امامت علی کی سوال کرینگی مردونسی قبرونمین نہ بچیگی باقی کوئی میت مشرق سی تا مغرب نہ صحرامین نہ دریامین مگر یہہ کہ نکیر ومنکر سوال کرینگی میت سی امامت علی امیر المومنین سی بعد مرنیکی پوچھینگی اوس مردسی رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی اور کتاب تیری کیا ہی نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا کون ہی حضرات کیسی لطف وعنایت سی جناب پیغمبر سمجہا تی ہی کوئی راضی نہو تا تہا اوس وقت آیہ نازل ہوا ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق الخ تا عذاب یوم عظیم یعنی اہل مدینہ نفاق کیا اور نفاق کی پس جانتا ہون نہین مخالفت کرتی ہین امر خدا کی سوال کرتی ہین تجہسی اور نزدیک ہی کہ عذاب بزرگ نازل کرون اونپر دو نوبت لیکن جب آیہ آیا تو فرمایا حضرت نی یا معاشر الناس نزدیک ہی کہ تمپر عذاب خدا نازل ہو لوتم علی کا بمجہوتم لمام اپنا ھذا علی امامکم ولن یتوب اللہ علی احد انکر امامتہ ولن یغفر لہ حتما وان یعذبہ عذابا نکرا ای گروہ مردم علی امام تمہارا ہی اور توبہ اوسکی قبول نکریگا خدا جو کہ انکار کری امامت سی اوسکی اور مغفرت نکریگا واسطی اوسکی اور عذاب اونکو بعذاب انکار کنندہ یا معاشر الناس اخبرنی جبرئیل عن اللہ تعالی بذلک من عادی علیا فعلیہ لعنتی وغضبی ای گروہ مردم خبر دی مجہی جبرئیل نی از جانب خدای بلند مرتبہ جو شخص کہ عداوت کری با علی پس اوسپر لعنت میری ہی اور غضب میرا ہی پس جب حضرت نے آیات واحکام خدا سنائی ہر گروہ پند پذیر نہوی تو حضرت نی منہ طرف آسمان کی کیا اور کہا اللہم اشہدک قد بلغت بما انزل الی یعنی ای پروردگار میری گواہ رہنا بہ تحقیق کہ پہنچایا مینی حکم تیرا جو نازل کیا طرف میری رحمۃ للعالمین نے پہر فرمایا ای گروہ مردم راستی

معاشر الناس فرض علیکم اطاعۃ علی ابن ابیطالب فانہ امامکم واتبعوہ ... امامکم فاتبعوہ فاذا دعاکم فاجیبوہ واذا امرکم فاطیعوہ وما قلت لعلی الا بما امرنی

اثبات قصہ خم غدیر

لما امرنی ربی جلتہ وعظمتہ یعنی ای گروہ مردم فرض کیا گیا ہی تم پر اطاعت
علی پسر ابیطالب کی تحقیق کہ وہ تعلیم کنندہ ہی تمہارا اور امیر اور امام تمہارا ہی پس تابعداری
کرو اوسکی پس جو دعوت کری تمہاری قبول کرو اوسکو اور جو حکم کری تمکو اطاعت کرو اوسکی
اور نہین کہا مینی واسطی علی کی مگر جو کچہہ کہ حکم آیا مین جانب خدای بزرگ وجلال سی پہر فرمایا
ای گروہ مردم خدا نی باعلی وعدہ امامت کا کیا تہا سو وفا کیا بیعت علی کرو ورنہ عذاب
خدا سر پر پہنچا ہی یہہ فرماکر آپ اوٹہی اور باعلی مصافحہ کیا اور مبارکباد دیا اوسوقت اجماع منکرین
لاچار ہوی بخوف ہلاکت اوٹہی راویان مذکور کہتی ہین جواب دیا بعضون نی ارے سنا ہمنے
اور اطاعت کے ہمنی حکم خدا اور رسول پر دل اور زبانسی اور صلوات خدا کی اوپر رسول اور آل رسول
اور اوپر علی امیر المومنین کے پس اوٹہی پہلی اور بیعت کی حضرت نے باعلی اور بعد اوسکی ابوبکر نی پہر پہرہ نے
پہر عمر خطاب نے پہر عثمان اور ابی سفیان نی پہر عباس اور باقی انصار ومہاجرین نی علی قدر مراتب
تا نماز عشا بیعت ہوی تہین پہر شب گذری تہی پوچہا حضرت نی کہ تمام مردم بیعت کر چکی سبنی کہا بلی
پہر فرمایا حضرت نی حمد اوس خدا کا کہ فضیلت دی مجہی جملہ عالم پر اوسوقت جبرئیل لیکہ آئی الیوم ئیس الذین
کفروا دینکم فلا تخشوھم واخشون یعنی آجکی دن نا امید ہوے وہ کافر مین بسبب باطل کرنی تمہارے دین کے
پس خوف نکرو اونسی اور ڈرو تم ہمسی الیوم اکملت لکم دینکم بامامۃ علی واتممت علیکم نعمتی
پس جبکہ یہ آیۃ آچکا تو فرمایا حضرت نی یا معاشر الناس انما اکمل اللہ عزوجل دینکم بامامۃ علی واتمم
نعمتہ علیکم ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی ای گروہ مردم تحقیق کہ خدا نی کامل کیا تمہارا دین
بامامت علی اور تمام کی نعمت اپنی تم پر اور راضی ہوا وہ تمہاری دین اسلام سی الغرض خلاصہ کلام
ثقلین ہی یہ دو امر ثابت ہوی ایک یہہ کہ جناب علی بروز غدیر خم وصی ہوی اور آیہ الیوم
اکملت نازل ہوا اور حضرت تفسیر فرمای ہین کہ خدا نی تمام کیا تمپر دین اور نعمت کو بامامۃ علی دوسرا امر یہ
ثابت ہوا کہ لفظ بامامۃ علی نازل ہوا تہا جامع نی نکال ڈالا کہ تابعین کو انکار کی گنجایش رہی

آمدیم بر اہم مطلب کہ حضرات شایقین انصاف طلب ہون بغور ملاحظہ کرین کہ خود عمر مع

اور روایت کی ہی کتب اہلسنت مین قریب نوی آیہ اور حدیث سی ثابت ہی کہ ظہر سی شام تک حضرت سمجہاتی تہی اور جو دل آیہ حکم الہی لاتی تہی یہانتک چالیس آیات سی زیادہ ای پورے چالیس ہی زیادہ حضرت نی سمجہایا اور قسم نہ یا دی کہ منگ ریزہ کو بنیاد نہ کرو تو زمین پر عمر آنحضرت بعد قضا نہ کرو تو زمین ہوا اور جری ... اوسوقت طوعا وکرہا ... دیا سبنی ظاہرا باعلی مصافحہ کیا آخر جو دلمین تہا سو ظاہر کیا حضرت کو زہر دیا خلافت کو چہین لیا کہ وہ کفار ... راضی نہوی یہہ الکفر ... راضی ہونگی مگر نعوذ جہوٹی کو منزل پہنچایا نہ چند آیات وحدیث منجملہ اون احادیث کی جو حدیث غدیر اوردین بیان ... دعوی اون کفار کا

باقی رہا جو کہتی ہین کہ وصی کرنا حضرت کا ثابت نہین و مولی بمعنی محب ہے اور بلفظ وصی حضرت نی
وصی نہین فرمایا کوئی لکھتا ہی نہ بلا فصل حضرت نی وصی فرمایا نہ بافصل کہین جس سنی کی قول کو دلیل
لاتی ہین کہین اشعار کتاب حزن المومنین کے سند لاتی ہین احادیث نبوی سی انکار کرتی ہین حالانکہ بلفظ
وصیی و وارثی و وزیری و خلیفتی و الامام بعدی وارد ہی یہ کہین صادر نہوا کہ بعد میرے ہوئی مجھ سے وصل
اور منفصل وصی ہونگی پس یہ مرحلہ تو حل ہو چکا آگی چلو فائدہ سوم اس بیان مین شیعیت و مومنیت
من جانب اللہ منعم ہوئی باطاعت جناب علیؑ و آل اطہار اور یہودیت سی اہلسنت ماخوذ ہین اور کفر ماخذ
جو تھی فائدہ مین واضح ہوگا پس ثنا مین شیعہ کی او سبحانہ فرماتا ہی وجعل اہلہا شیعا اور حضرت فرماتی
ہین یا علی انت و شیعتک فی الجنۃ و عدوک فی النار پھر فرمایا یا علی ان اللہ غفر لک
و لاہلک و لشیعتک و لمحبی شیعتک اور فرمایا محبو شیعتک فی الجنۃ پس ثابت کہ شیعہ کے دوستدار
بھی اہل جنت ہین او سبحانہ فرماتا ہی و کان من شیعتہ لابراہیم اذ جاء ربہ بقلب سلیم
اور بعضی کہتی ہین من شایعہ فی الامامۃ و اصول الشریعۃ پس ثابت ہوا کہ شیعہ صاحب قلب سلیم ہین تمثیل بعثت
جناب امیر المومنین علیہ السلام موصوف بصراط مستقیم ہین اور فردوس الاخبار و حدیقہ یمانی و مجمع البحرین
اور کتب اہلسنت مین ابن مردویہ و حافظ ابو نعیم و مناقب خوارزمی مین مرقوم ہی کہ شب معراج آسمان
سوم پر منبر نصب ہوا تھا اور سب انبیا دور منبر بیٹھی تھی اور حضرت ابراہیم زینہ اول منبر پر بیٹھی تھی
جب حضرت رسولخدا اوس مقام پر پہنچی تو حکم خدا آیا یا محمد بالای منبر جاو اسئل من ارسلنا قبلک
من رسلنا یعنی سوال کرو ان انبیا سی قبل تیری بھیجا ہمنی پس حضرت بحکم رب العزت منبر پر رونق
افروز ہوئی اور تمام انبیا سی سوال کیا کہ تم کسواسطی بھیجی گئی ہو تمام رسول و انبیا نی جواب دیا علی شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ و علی الاقرار بنبوتک و بامامۃ و ولایۃ علی ابن ابیطالب یعنی واسطی گواہی
دینی وحدانیت خدا کی اور اقرار کرنی تیری نبوت کی اور واسطی امامت و ولایت علی ابن ابیطالب کے بھیجی گئی
ہوئی تھین کہ حضرت علیؑ ناقہ پر سوار وارد ہوئی حضرت ابراہیم نی آنسرور سی سوال کیا کہ یا محمد یہ

اور جنکی مثوا ثلثہ مین وہ ملقب ہوئی بہ جماعت پس شیعہ داخل جنت ہونگی ائمہ ہدایت کنندہ کی ساتھہ وہ داخل نار ہونگی

فائدہ چوتھا اس بیان مین کہ خلافت جناب مرتضوی کی چہین لی اور ان چاروں کی جگہ مقام معصوم پر اون تینوں نے نصب کیا جو کفر کی پتلی تہی اسلام بیکار ہوا رجوع کی ظرف اصل کے پس کفر و ظلم اونسی ماخوذ ہوا اور وہ کفر سے ماخوذ ہوئی اور ماخذ اہلسنت کا اونسی ہی اول حدیث حفصہ ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ابوبکر و عمر بعد میرے بزور ملکیت کرینگی دوم صحیح بخاری مین ابن عباس نے زبانی عمر کی نقل کی ہی درباب رجم کہ عمر نے بالای منبر کہا کہ بیعت ابوبکر فتنہ تہا بدون مشورہ مسلمین واقع ہوئی ان لانصارا خالفونا وتخلف عنا علی والزبیر یعنی خائف تہا کہ قوم بعد مرد کی بیعت کرینگی سوم محمد بن ابی بکر قرونسی کہ اشد سنی ہی لکہتا ہی کہ بسبب وہ ہوا و نزاع سقیفہ کر ور سوم نوبت دفن جناب رسالتمآب آئی اور ابوسفیان نے بیعت نہ کی ابوبکر کی جب اوسکی بیٹی کو حکومت شام کی دی تب بیعت کی اور عمر ساعی تہا کہ ابوبکر کی بیعت کرین یہہ مضامین حبیب السیر وغیرہ مین موجود ہی صاحب مطالع الانوار لکہتا ہی کہ شیخین تجہیز و تکفین مین حضرت پیغمبر کی شریک نہوی متوجہ بخلاف ہوی حضرات مقام تصور ہی از تواریخ و مشاہدہ اہل زمان ثابت ہی کہ جب پادشاہ یا رئیس مرجاتا ہی تو اوسکی اولاد کو قایم مقام کرتی ہین ہرگاہ اولاد صغیر ہوتا ہی ارکان دولت کاروبار کرتیا ہین جب تک وہ عاقل ہو اور اگر کسی رئیس و پادشاہ کا اولاد نہین ہوتا ہی تین چار روز مشورہ کرکی کسی ایسی لایق کو قایم کرتی ہین کہ آبا و اجداد سی اوسکی ریاست چلی آئی ہو اجلاف اور اہل حرفہ نہو کہ نظر رعایا مین خوار و ذلیل رہیگا عجب طرح کی بات ہی اسلاف ابابکر نی کبہی ریاست نہ کی تہی ابوبکر بنی عدی سی تہا بموجب روایت بخاری حرفہ خیاطی جانتا تہا اور خیاط خادم شرفا کا ہوتا ہی ہرگاہ ایفای وعدہ نہین کرتا فحش و مار کہاتا ہی پس چند آدمی نی اوسکو خلیفہ کیا عمر نی بیعت کی باوجود وصی اور اولاد و اقارب پیغمبر کی موجود تہی جسبے ریاست حق اونکا تہی اونکو محروم کیا دوم یہہ کہ چار روز بہی مشورہ نہ کیا دفعۃً بیعت عمر سی خلیفہ ہوا اور یہہ خلاف پیغمبر ہوا اس وجہ سی صحاح مین موجود ہی کہ حضرت نے فرمایا تہا کہ اس امر مین جلدی نکرنا سوم باوجود ابابکر کی اولاد ہوتی عمر کو خلیفہ کیا یہہ بہی خلاف مذہب عامہ ہوا جو تہی یہہ دستور عالم ہی وقت مرگ وصیت کرتی ہین اگر خلفا

اور حکم رسولؐ پر راضی ہو پس شرک و کفر خلفا کا ان دو حدیث سے ثابت بیضاوی لکھتی ہیں
تفسیر آیہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی جو کہ راضی ہو حکم رسول خدا کا وہی
گو وہ کلمہ گو ہو اور شیخین سبب اتباع اہلبیت کے راضی نہوے ساتھ حکم رسول کی پس کافر ہوے جیسی قارون
و سامری مصاحب حضرت موسیٰ کی تھی حسد کیا ہارون سی ملعون ہوے اسیطرح حسد کیا ثلثہ نی جناب علیؑ سی ملعون ہوے
اور جیسی یہودا مصاحب حضرت عیسیٰ کا تھا جب قاصد جان پیغمبر کا ہوا باوجود حصول مصاحبت بادولت ایمان سی بیبہرہ رہا ایسی
طرح ثلثہ من بعد قاصد جان رسول ہوے صحبت نبوی اونکو مفید نہوی ساتوین صحاح میں ہی کہ عمر نی
کہا کانت بیعتہ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ المسلمین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی بیعت
ابوبکر امر بی تدبیر اور خلاف عقل سی محفوظ رکہی خدا مسلمانونکو شر سی وسکی بیضاوی وغیرہ نی تاریخ
گاذرونی مین لکھا ہی کہ لفظ اہانت درحق رسول کہنا کفر ہی گو بقصد توہین نہ کہا ہو کیونکہ حضرت
نسبت جناب رسولؐ کی کلمہ لیہجر لفظ اہانت نہوی آیا اسکے کہنی پر اسلام باقی رہا ٥ اٹہوین ملل و
نحل میں اور طبری اور مستر شد میں روایت ہی لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ
یعنی حضرت کا ارشاد ہوا تہا شیخین کو ساتھہ جیش اسامہ کی جائیں نہ گئی تخلف کیا حکم رسول پر راضی نہوے
لعن ہوے ارشاد ہوا در منثور تفسیر عامہ بہی لکھا ہی جو کہ متمسک باطاعت امام یعنی عترت رسول نہو فعلیہ
لعنۃ اللہ الخ نوین صحیحین میں وارد ہے عائشہ روایت کرتی ہی کہ فرمایا حضرت نی شان میں علیؑ کی ان
اللہ قد عہد الی ان من خرج علی علی فہو کافر واحد اہل النار یعنی بدرستیکہ اللہ تعالی
نی عہد کیا بتحقیق جو کہ علی پر خروج کری وہ کافر ہی اور اہل نار + اور حدیث مین فرمایا من اظلم علیا ہذا
مقعدی بعدی وفاتی فکانما جحد نبوتی ونبوۃ الانبیاء قبلی پس ای حضرات جو ظلم نسبت جناب علیؑ
کی ہوا وہ ظاہر گہر سی جبرا رسیمان بگلو نکالا در نبوت کے جلانیکا حکم دیا خلافت و فدک کو چہین لیا اور
صدیقہ کا خروج کرنا جنگ جمل اور اذیت دینا بجناب علیؑ ظاہر و ثابت پس کفر تو خلفا کا لونی اثبات ہوا اب یہود
و نصرانی اور مشرک و غادر ہونا ان حدیث سی اصح فرمایا من اذی علیا بعثہ الی یوم القیمۃ یہودیا او نصرانیا
اور فرمایا المخالف علی بعدی کافر والمشکک بہ مشرک و غادر پس ای حضرات غور کرو یہ احادیث کتب میں رہے

دان تو مین فاتبعونی یعنی لو بیعت کو مجہسی کہ مین بہتر تمسی نہین ہون جسوقت علی درمیان تمہاری
ہو نسمین اگر کج ہو جاوین تم مجہی سیدہا کر دو اور اگر سیدہا چلون میری پیروی کرو پس ای عزیز مقام غور
ہی سیح کبیر خود اپنی کجروی اور جناب علی کی فضلیت کی مقر ہین اور مظہر ہین لیکن شیخ ثانی نی مجہی
آفت مین ڈالا وصی بزرایا پس باللہ ہین کے مابین یعنی یون نفاق ثابت ہوا اب اتفاق ولیو کی
دسہوینکا بیکار ہے حضرت نی نہ اقتدا کو برا یا نہ یہہ رسی منصب ہوئی ہین اب جو شیطان کا خر ہو گا سو
نبخرفتکی ہی با ہوی رسی ہین بندہی گا ۔ جہتی اگر حضرت انکی اقتدا کو فرماتی علالت مین معاذ
جناب علی و عباس مسجد مین جاکر ہاتہ پکڑ بو ملک کہکر مقام نماز سی ہٹاتی در منثور مین تصریح ہی کہ فرمایا حضرت
نی یہ قسم ابوبکر سی تجہین کر خفی ہی از رفتار مور چہ در قصہ سنگ خارشتی زبانی عزرندار محمد ابابکر
ظاہر و ثابت اٹہوین صحیح ترمذی مین وارد ہی کہ جناب رسول مقبول نی مرض الموت مین شہدائی احد
کو فاتحہ پڑہا اور اصحاب سی فرمایا کہ یہہ شہید آتمسی بہتر ہین عرض کیا سبب انکی بہتر ہونیکا کیا ہی یہہ باایمان گئی
ہم بہی باایمان جائینگی پس خبر ملیا حضرت نی اسکا خوف مجہی نہین ہی کہ تم بعد میری مشرک لاکن ڈرتا ہون
کہ تم بعد میری دنیا کو اختیار کرو گی مثل امت گذشتہ کی ہلاک ہو گی ۵ نوین صاحب مطالع الانوار لکہتا ہی کہ شیخین
تجہیز و تکفین مین شریک نہوی متوجہ خلافت ہوی خصوصًا عمر با شمشیر برہنہ کوچہ و بازار مین پہرتا تہا کہ
جو شخص کہی کہ پیغمبر نی رحلت فرمائی سر اوسکا تن سی جدا کرونگا یہانتک کہ ثلثہ نی دنیا کو اختیار کیا معہ چہہ
نفر منجملہ عشرہ مبشرہ غصب خلافت اور فدک کیا اور عمر نی انصار کو فریب دیا کہا منا امراء و منکم
وزراء ۵ دسوین حاکم بسیح تاریخ کی اور بیہقی بیان عذاب القبر مین عمر سی لکہتا ہی در خلاصہ
حدیث کا یہہ ہی کہ جناب پیغمبر نی فرمایا عمر کو کیا حال تیرا ہو گا اوسوقت جب منکر و نکیر کو قبر مین دیکہی گا عمر کہتا
ہی پوچہا منکر و نکیر کیا چیز ہین حضرت نی فرمایا دو فرشتی آئینگی قبر مین تیری بشکل سیاہ و مہیب
اور آواز اونکی مانند رعد اور آنکہین اونکی مثل برق اور کہودینگی زمین کو دانتونسی اپنی اور اونکا
گرز ہو گا کہ تمام اہل زمین طاقت اوسکی اوٹہانیکی نہین رکہتی اور مارینگی وہ گرز تجکو کہ خاکستر
ہو جاوی گی بدعا کو سالہ ہوی امت کو اطاعت سی حضرت ہارون کی باز رکہا اس امت مین شیخین نی
بامردم سقیفہ اطاعت سی حضرت امیر کی باز رکہا ۵

ہیوین روایت کی احمد نی اپنی مسند مین اور طبرانی کبیر مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور حاکم مستدرک
مین ابن عمر سی کہ فرمایا حضرت نی ملعون ہی اور ملعون ہی جو کچھہ کہ ہیچ و بنائی ہی مگر بروی کنندہ محمد
و آل محمد اور طالب رضا جوئی ایشان حضرات مقام تصور صحیح اس حدیث کو اہلسنت چار کتاب مین بازیادہ طریقہ
سی روایت کرتی مین آیا یہی ہر دو پی تھی مقام محمد پر بیٹھہ کر آل کو آزار دیا اما یہی رضا جوئی اہلبیت یہی کہ
بنت کو مجروح کیا خون محسن کا لیا جوانان جنت کو نہو کار لایا صدیقہ انکی گواہی دیتی ہین کتاب جامع الاصول
مین مسلم و بخاری سی لکھتی ہین کہ عایشہ نی کہا کہ فاطمہ بطلب میراث خود ابوبکر کی پاس آئین اوسنی
ندیا بس اوس سی بھی فاطمہ نی ترک کلام کیا تمام ابوبکر کا زبان سی لیا تا اینکہ رحلت فرمائی پوشیدہ تر شب دفن ہوئین
ابوبکر کو خبر نہ کی کیون حضرات ہم پوچھتی ہین ظالم و قاتل و غاصب دست آویز الله کی ہو سکتی
ہین پس خلیفہ نبوی کیونکر انکی اقتدا کو جواز فرمائینگی ان ظلم کی رسی سی فرقہ ناجی کو بند نمائینگی خود ہو وین
کتب معتبرہ مین لکھا ہی کہ زمانہ عمر مین ایک شخص آیا عمر سی کہا کہ پاس ابوبکر کی اسقدر دینار زر سرخ امانت
رکھکر مین سفر کو گیا تہا جبھی اوسکی اولاد سی دلا دو عمر نی محمد بن ابی بکر کو بلایا اوسنی عذر کیا کہ مین واقف
نہین باپ نی وصیت نہین کی جب عمر نی بہت کہا کہ دنانیر حاضر کر محمد لاچار ہوا بخدمت ساقی کوثر آیا اور
عرض کیا کہ مین سائل کی دنانیر سی واقف نہین اور عمر مجہہ پر حکم سخت کرتا ہی کہ دنانیر پیدا کر جب حضرت امیر نی
یہہ ماجرا سنا انگشت سفالی پر کچھہ لکھا اور پسر ابی بکر کو دیا کہ فلان جا پر جا وہان کتی دیکھیگا اور ایک کہنا
خار پشتی کہ اوسکو اون کتو نی اپنی نزدیک سی نکالدیا ہی علیحدہ ہوگا رو برو اوس سگ خار پشتی کی
یہہ سفالی ڈالدینا جب محمد گیا تو اوسیطور کیا بقدرت خدا وہ کتا بولا کہ مین ابوبکر ہون اور مظلوم اور مین ظلم
کی جو اہلبیت پر ہوا اسواسطہ اس عذاب کی مبتلا ہون اور دنانیر فلانی جگہہ اندرون مکان دفن ہین پس
محمد نی دنانیر اوسی جگہہ سی پائی اور مدعی کو دی عمر سی نجات پائی اعتقاد محمد کا حضرت سی زیادہ ہوا حال
باپ کا دیکھکر قتل عثمان پر جرات کی اور محمد صالح کشفی نی مناقب مرتضوی مین از کتاب احسن الکبار اس حکایت
کو مفصلاً لکھا لکن بسبب شنیعت کر سگ خار پشتی توہین ابوبکر کی جانکر قلم انداز کیا حضرات تصور کرو
اگر یہہ دست آویز پیشوا تھی ابوبکر نی وصیت کیون نہ کی اور بصورت سگ زشت کیون ہوا ہر ۱۹

آہنی کو ڈالا مثل موم کی لپٹ گیا گویا ملک الموت کو بچشم خود دیکہا یعنی بجز دو سو آدمی جمع ہوئے
طوق نے جنبش نہ کی پہر حال تو خلیفہ جانشین پیغمبر نے اس طوق کو گردن سے میر جدا کر علی سے
عوض لئے کہ تمام عالم مین رسوا ہوا اور البتہ مضحکہ ہوا مین یہہ سنکر ابوبکر حیران ہوا اگرچہ خفتہ بیدار
جب کچہہ تدبیر نہ بنی تو عمر پر شور و غصہ کیا اور تجویز کیا قیس ابن سعد بن عبادہ کو طلب کرین کہ قد اوسکا
۱۸ بالشت اور عرض پانچ بالشت کا تہا دلیر و شجاع مثل شیر قوی تہا جب وہ آیا تو ابوبکر نے کہا کہ یہہ طوق ہمارے
خالد کی گردن سے جدا کر اوسنے جواب دیا تم آپ جدا کیون نہین کرتے ہو وصی پیغمبر شمشیر خالق اکبر اپنے تئین کہتے
ہو عمر نے جواب دیا یہہ وقت ان باتون کا نہین ہے اگر تو بخوشی نہ نکالیگا تو جبر سے کہولنا پڑیگا قیس غصہ مین آیا کہا
تو ایسا ہی پاک طینت ہے کہ مجہپر جبر کرسکے عمر رسوا ہو کر رہ گیا پہر ابوبکر نے مکرر بہ نرمی کہا خالد کو اس بار
گران سے بچا کر اوسنے جواب دیا بخدا اسوقت مجہسے یہہ کام نہوگا پہر لوہار طلب کئے گئے کچہہ نہ بنا تو قیس سے پہر چاپلوسی(?)
مالی کرنی لگے کہ ہمکو یقین ہے کہ تجہسے یہہ کام ہو سکیگا مگر تو علی سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ سے تو خلاف ہے تیری اگلی
باتین بہی ہین میری خلافت پر گفتگو کی تہی خدا تعالی نے مجہے مسلمانون پر والی کیا اور تمہاری لوگون پر
قیس نے جواب دیا اے نا خدا ناشناس کیا اسی کام کیا دینکو بدنام کیا اور آپنے تئین جہنم مین جلایا الغرض
جب ہر طرف سے لاچار ہوکے ابوبکر بامردم بسیار خدمت جناب حیدر صفدر مین آیا بعد عذر و انکسار کے حضرت کو
قسم دی اوسوقت بہ کشادہ پیشانی خالد کو آگے کہینچا طوق لعنت کو مثل موم گلے سے جدا کیا یعنی صدائے تکبیر بلند ہوئی
معجز نما کی دست مبارک کا بوسہ لیا + حضرات مقام غور ہے اگر شیخین قابل اقتدا ہوتے کچہہ لیاقت رکہتے
تو قیس انکو خدا ناشناس اور دینکو بدنام بیجا نہ کہتا اعدو ادنی لوہار و ساحر اور قیس سے طالب
اعانت کیون ہوتے اگر رشتہ مضبوطی سے ہوتی آپ ایک جہٹکا دیکر طوق کو جدا کرتے خدمت
مشکل کشا مین التجا کیون کرتے حق یہہ ہو تو قیس انسے اولی ٹہرا اوسی اعانت چاہے بقول شیخ کیا
جائے صابن کا بہا ایک شیخ نے قیس سے شیخی کی لی اپنی طینت کا پتا کہلوایا ایک نکتہ مین [illegible] ہوا
دوسرے کی عقل پر پتھر ہین کہ قیس سے التجا کی کہ خالد کی نجات دے ۔ سولہوین جب ابوبکر مسند
[illegible] نے نہین فرمایا اور باپ نے جواب مین لکہا ہے کہ علی اولی و بحق ہے اگر حق واپس نہ کریگا جہنم مین جلیگا
بس اس سے زیادہ کیا تصریح ہوگی

ابرای خلافت [illegible] کو لکہا کہ
سوی انکو بابے [illegible]
پہنچی یہ [illegible] مین اکثر مسلمانون
[illegible] مین قائم
[illegible] مقام پیغمبر
نے تمکو والی کیا [illegible]
کیا ابو قحافہ نے [illegible] کیا کہا
[illegible] علی [illegible] ابو قحافہ
باعث صغر سن [illegible]
نے جواب مین لکہا [illegible]
[illegible]

لطیفه

ستر ہوین اس حکایت کو زمخشری نی کتاب ربیع الابرار مین ذکر کیا کہ نابغہ ماں عمرو بن عاص کی کنیز تہی عبد اللہ
بن جدعان کی جب اوسنی بد فعلی دیکہا آزاد کیا پس ابولہب و امیہ و ہشام بن مغیرہ و ابوسفیان و عاص بن
وائل یہہ سب نفر ایک ہی طہر مین اوسپر بیٹہی تو نطفہ عمرو قرار پایا ہر ایک انمین سی مدعی تہا کہ عمرو میرا نطفہ ہی
اور جو کہ عاص کبہی نان و نفقہ سی خبر لیتا تہا اوس کنیز نی کہا یہہ نطفہ عاص کا ہی لیکن شباہت بہت سفیان
سی رکہتا تہا جیسا کہ عمرو آپ کہتا ہی شعر ابوک ابوسفیان لاشک قد بدت ٭ لنا فیک منہ بینات
الشمائل یعنی باپ تیرا ابوسفیان ہی اسمین شک نہین اور گواہ ہان تیری شبیہ کہتی ہی ساتہہ تیری اسطرح
زمخشری نی معاویہ کی باب مین چہار شخص کو نسبت دی عبید اللہ او نمین ہی ۱۸ اور محمد بن شہر آشوب مازندرانی
وغیرہ یہہ قصہ پر آشوب روایات ملل و نحل و مثالب الصحابہ مین لکہتی ہین عبد المطلب کی کنیز حبشیہ ضحاک نام
تہا جب اوسکو بدکار دیکہا تو زیر جامہ چمڑیکا پہنایا اور ازار بند مین قفل کر دیا اور شتر چرایا کرتی تہی ایکدن غلام
نفیل نام معہ آٹھ نفر چراگاہ مین اوسکی پاس پہنچا اور ضحاک کو درخت مین لٹکایا تو زیر جامہ ڈھیلا ہوا
پس ان سبہی اوسی کام کیا پہر اولٹا لٹکا کی زیر جامہ بدستور پہنادیا ضحاک ناپاک حاملہ ہوئی بعد گذرنی
مدت کی بیٹا جنی خطاب نام رکہا اوسکا پرورش کیا یہانتک کہ بالغ ہوا جب اتفاق نظر اوسکی پڑی مادر پر
اوسی رغبت ہوئے اوسپر چڑہ بیٹہا حاملہ ہوکے بیٹی سی بہی جنی لیکن شرم سی پارچہ مین لپیٹ کر صحرا مین ڈال آئی ہشام
بن المغیرہ اوس راہ سی گذری آواز اوس ناپاک بچے کی کان مین آئی رحم کہا کر اوٹہا لائی اپنی زوجہ کو دیا پرورش
کری حنتمہ یا حتیمہ نام رکہا اوسکا پس چند روز مین پرورش کر ترقی پاکر بلوغ کو پہنچی ایکروز خطاب کی نظر
اوسپر پڑی اظہار تعشق کیا اور ہشام سی خواستگاری کی جب دونو ہم بہم ہوئی عمر پیدا ہوئی جیسا کہ ابن حجاج
بغدادی کہ شعرای عرب سی ہی اس نسب کو رباعی مین تصریح کرتا ہی شعر من جدہ خالہ و والدہ ٭ وامہ
اختہ و عمتہ ٭ اجدر ان یبغض الوصی ٭ وان یجحد یوم الغدیر بیعتہ ٭ یعنی جسکا باپ دادا اور خالو اوسکی
ہو اور ماں بہن اور پہوپہی اوسکی لائق ساتہہ اوسکی کہ بغض علیؑ رکہتا ہو اور روز غدیر تعریف کری بیعت
کی تمت ٭ الغرض جب عبد المطلب نی یہہ ماجرا دیکہا خطاب کو نکالا اور عقب گوش اور میانہ دو چشم اوسکی داغ دیا
اور ضحاک کو مکہ سی اخراج کیا طائف مین مر گئی ۵ کتاب خصال مین ولی ذوالجلال سی روایت ہی ۱۹
پس ایسی کیونکر پیشوای امت فرمائی ۱۲ — بیان دشمن علیؑ

۳۰
کہ جو یہہ حضرت نی جو کہ ہری
عترت کو دوست نہ رکہی تو ان تین خصلت
مین ایک خصلت پیدا ہو کہ یا منافق
ہو یا ولد الزنا یا حیض مین ماں اوسکی حاملہ
ہوئی ہو گی اور یہہ دلیل قوی ہی کہ
پیر خلفای ثلثہ نی بہی ایک روز محفل عام
مین کہا کہ تم لوگ پیغمبر خدا سی نقل کرتی
ہو کہ دشمن علیؑ بد ذات زادہ یا ولد حیض
ہی اور مین سب سی زیادہ بغض علیؑ کا
رکہتا ہوں اور تم سب جانتی ہو کہ مین
حرام زادہ نطفہ یا کسی کا نہین ہو
اور یہہ نطفہ بار زن حائض مقاربت
کرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حدیث
موضوعات سی ہی اتفاقا باپ اوسکا
پس پردہ یہہ باتین [illegible] کی سنتا تہا
بی پردہ بول اوٹہا کہ ای گروہ حضار
حدیث پیغمبر صحیح ہی اور مین کیفیت
اسکی نقل کرتا ہون کہ ایک جاریہ
حسین ملیح میری بہائی پاس تہی
اوسکا مین خواہان تہا [illegible]
مقام خلوت مین دیکہی
پاس ہین

جا بیٹھا کہ وضو کر آلکتہ حیض مین تھی مجھسی حاملہ ہوی جب بہائی میرا واقف ہوا مجھی کو بخش دیا یہہ پیدا
ہوا از زنا و حیض یہہ سنکر حاضرین متعجب ہوی اور حدیث نبویؐ کی صحت پائی کہ دشمن علیؑ بلاشک و شبہہ ولد
الحرام ہی ۞ یہہ نقل لطیف و ظریف کہ ایکروز ایک مرد ترکی وارد ملک روم ہوا لوگون نی مذہب پوچھا کہا
مین اہل تسنن ہون ایک گہر مین محفل دعوت مولود تہی مسافر سمجھہ کر اسکو طلب کیا کسینی پوچھا نام تمہارا کیا ہی
اسنی سکوت کیا جب لوگونی بہت اصرار کیا تو جواب دیا مجھی شرم آتی ہی سنی کہا مقام شرم نہین ہی بیان کر کہا نام میرا تریزہ
ہی سنی کہا یہہ نام اچھا نہین ہم نام تیرا عثمان رکہینگی اوسنی قبول نہ کیا کہا اچھا ابوبکر رکہہ منظور نہ کیا
کہا عمر رکہہ جواب دیا بہتر لیکن نام میرا تریزہ ہی زبان ترکی مین تریزہ فضلہ گاو کو کہتی ہین ۞ جیساکہ منقول
ہی ہر گاہ کتی کا نام عمر رکہی قیامت مین وہ کتا دشمن ہوگا اسواسطی کہ مجھی یہہ نام کیا لکھا ہی کہ نام جاہلیت مین
نام انکا اولم تہا اور معنی اولم منبرہ لب ہی اور کلفت لب الی صل عجب نام خسیس و کثیف ہی کہ کوئی کتا سا تہہ
اوسکی راضی نہین انسان کا تو کیا ذکر باعث اس مضمونکی لکہنی کا یہہ ہوا کہ شائقین دیکہین کہ متعصبین کو کیا ہی
نفرت ہی اپنی کتابہ جوابانکی ناموسی کہ کوئی اونی و اعلی نام لیکر یہہ بہی نہین مانگتا + برخلاف اسکی کہ ہو نام علیؑ
نام خدا کیسان راجح جان ہی دشمن کو بہی گرنی سی بچاتا ہی انکی شان مین فرمایا حبل اللہ المتین اور حبل محمدؐ و
پس یہہ رسی مضبوط ہی جسکا ٹوٹنا نہین کسی مشکل مین شاہ نبر کو ایک جہٹکی مین ہلا دیا اژدہا کو چیر کر خلقت کو
بچایا کوہ کو مثل کاہ اوکہاڑ کر سیل دریا کو بند کیا در خیبر کو یداللہ نی زور امامت سی اوکہاڑا ایک آہنین قلعہ خیبر
ہل گیا سارا پس درست آیہ نزاللہ کی یہہ ہین کہ جسکی تمسک مین دین و دنیا کی نجات اور تخلف مین غرق و
ہلاکت ہی ای رسی کا ٹوٹنا نہین تا قیامت حوض کوثر پر وارد ہونگی پس آسر و حجکو اس سی بعد کلمہ
تمسک رکہینگی اوسی آب کوثر سی سیراب فرماینگی اور جو رشتہ ازار بند با ہوگا انکی لئی صدیقہ میدان
محشر مین آئینگی جو لت دل کی کجاوہ پہیر کر کہڑی ہونگی عرض کرینگی خداوندا ہماری اچہالی مرتبہ میرا
ایسا دیا دوش نبویؐ پر مجہی چڑہا کر بیچ دکہلوایا نامحرم حبشیونکی دکہائی خانہ نبیؐ مین گہوڑ بان
گڈ کہیلنی کی اجازت دلائی بحق انکی اولاد و خلفائی ثلاثہ آج ان خیری احباب کو نجات دی
نار جحیم سی نہ معلوم کس کل اونٹ بیٹھی ہیاد اور بیکاری جنگ بصرہ پیش ہو ہمراہ بابکی بیٹیونکو حکم ہو

صحیح بخاری [illegible] کہا ہی کہ جب [illegible] حضرت فرمایا
جہنم [illegible] صحابی [illegible] جواب
اصحاب [illegible] بعد
مانند [illegible] ارتداد
[illegible]
افسوس [illegible] قصہ [illegible]
[illegible]
سخت [illegible] اصحاب
و [illegible] حضرت [illegible]
کیا [illegible] مقابلہ [illegible]
فرمانی [illegible]
جماعت [illegible]
[illegible]
[illegible] عمر [illegible]
[illegible]
و [illegible]

تیرہوین ابن جوزی نی باوصف تعصب کتاب زاد المسیر مین روایت کی ہی ان عثمان من الشجرۃ الملعونۃ فی القرآن یعنی بتحقیق کہ عثمان شجرہ ملعونہ سی مراد ہی قرآن مین اور صاحب کتاب فتوح کہ اہلسنت سے ہی وہ لکھتا ہی کہ عائشہ کہتی تہی اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا فلقد ابلی سنۃ النبی ثیابہ لم تبل یعنی قتل کرو عثمان کو پس بر آئینہ اوس نعثل نے کہنہ کیا سنت رسول کو حالانکہ ابہی کفن شریف پیغمبر خدا کا کہنہ نہین ہوا اور صفت نعثل کے سابق بیان ہو چکی کیون حضرات تمکو قسم ہی اسی صدیقہ کی آیا نعثل ہو مک قابل خلافت ہین یا ایسی صفت کا آدمی بہی پیشوا ہو سکتا ہی کہ انکی قید کو فرماتی چودہوین خلاصۃ الاصول مین کہا جمہور نے یہہ طرفہ روایت کی کہ شیخ معتزلہ نی عبد الحمید اپنی سی صحاح مین درلیا کہ اکثر ابوبکر کہتا تہا ان لی شیطانا یعترینی فاذا رایتمونی مغضبا فاجتنبونی یعنی میری لئی ایک شیطان ہی کہ اوسنی مجہی احاطہ کیا ہی اور اپنی حکم مین رکہا ہی جسوقت مجکو غضبناک دیکہو مجہسی پرہیز کرو کیون حضرات سچہ کہو جو خر کہ شیطان کی رسی بندہا ہو وسکی پہندسی نہ نکل سکی وہ ہدایت کیا کریگا جسوقت شیطان اوسپر سوار ہوتا تہا وہ آپ مدد چاہتا تہا کہ مجکو با خلل سی پہیر دو اور منبر کہا اعینونی و قومونی یعنی مجکو مدد کرو اور برآستی قایم کرو پندرہوین شعبی سی روایت ہی کہ لقد کان فی صلب عمر ضب علی ابوبکر یعنی بر آئینہ تحقیق کہ تہا سینہ عمر مین کینہ ابوبکر سی کیون حضرات ایسا کینہ ور اور شیطان کا خر پیشوا ہو سکتا ہی سولہوین حمیدی نی آخر جمع بین الصحیحین وغیرہ مین روایت کی ہی کہ عمر نی اپنی خلافت مین ایکدن منبر پر جا کی منع کیا صداق زنان کو یعنی کہا اگر مہر زیادہ ہوگا داخل بیت المال کرونگا پس ایک عورت اوٹہی اور کہا کہ منع کرتا ہی تو اوسکو کہ جسکو خدا نی روا رکہا اور فرمایا ان اتیتم احدیہن قنطارا الخ پس کہا اوسوقت عمر نی الا تعجبون من امام اخطأ و امرأۃ اصابت یعنی آیا تعجب کرو امام سی کہ اوسنی خطا کی اور عورت سی کہ وہ صواب پر ہی پس جو سی ایسی سٹری ہو کہ ادنی عورت کی جہڑکی سی ٹوٹی وہ پیشوائی کیا کریگا سترہوین کتاب دستور القضاۃ مین صدر بن رشید التبریزی لکہتا ہی کہ عمر بن الخطاب نے امامت بجنابت کی بعد فراغ نماز منادی کو حکم کیا کہ جسنی بہی خلیفہ کی

٣١ پیچہی پڑہی ہی وہ اپنی نماز اعادہ کری جیسا کہ کتاب عقد الاکابر مین یہ مضمون وارد ہی ٥ زیادہ انصاف کرو اپسے مرد کو کیونکر حضرت پیشوا فرماتی اور اقتدا کراکر دی جواب نا بینا ہوگا وہ نمازی کیا کریگا ١٨ فخر رازی لکہتی ہین کہ ایک یہودی عمر پاس عہد خلافت مین آیا کہا ای خلیفہ ان اوراوصاف اپنی پیغمبر کی مجہی بیان کر خلیفہ نی جواب دیا کہ اوسکو بلال سی پوچہ کہ وہ مجہسی زیادہ حال نبی سی آگاہ ہی کیون حضرات جو اخلاق نبی سی آگاہ نہوگا وہ صحبت سی کیونکر بہرہ ور ہوگا ١٩ تفسیر در منثور مین مالک بن نافع نی ابن عمر سی کہ خلیفہ زادہ ہی روایت کی کہ خلیفہ ثانی نی تحصیل اور تعلیم سورہ بقر کی بارہ برس مین کی اور اوسکی ہدیہ مین ایک شتر قربانی کیا تہا چنانچہ شاعر بزبان حال خلیفہ گفتہ دوازدہ سالی من حفظ نمود سورہ بقرہ

تہا ہی ۴ دن تولد کی ابوجہل جناب امیر کو لیکر پہاڑ پر گیا جہان دو سانپ سیاہ اور سفید رہ
اور یہ علامت رکہی تہی اگر سفید سانپ قریب انکے آتا تہا کہتی تہی حلال زادہ ہی اور سیاہ آیا تو حرامزادہ

کہ ایک سورہ بقرہ تمام سو ختم + کیون حضرت جو ایسا کند ذہن و غبی ہو اوسکی اقتدا کو حضرت کیونکر فرماتے
برخلاف اسکی کہ کتب اہلسنت شواہد النبوۃ وغیرہ سی ثابت لکہتی ہین کہ جناب مرتضویؑ ایک قدم مبارک
رکاب مین رکہتی تک ختم قرآن فرماتی تہی پس پیشوا اور مقتدا جناب علی علیہ السلام ہین انہین کی اقتدا کو
فرمایا اور مسند احمد حنبل مین ابوسعید اور صراط مستقیم مین سعد وقاص اور شجرۃ الانساب مین عباس عم جناب
رسولؐ سی روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کہ اللہ تعالی نی مجہی اور علی کو ایک نور سی
پیدا کیا چودہ ہزار سال قبل پیدا کرنی عرش کی اور ستر ہزار برس قریب تہی ہم عظمت و جلال مین پروردگار
کی بعد اوسکی نور ہم دونو نکالا اور ظاہر کیا خدا نی پس مین علی سی ہون اور علی مجہسی ہی جو کہ علی کو برابر اکبر
جانی مجہسی مین اوتی ہزار ہونگی شفاعت میرا اوسکو اور صراط المستقیم مین میرزا اور شجرۃ الانساب مین
اکمل الدین عباس اور زبیر وغیرہ سی روایت کرتی ہین جبکہ شکم مبارک والدہ مین جناب مرتضویؑ نی نزول
اجلال فرمایا جناب ختمی مآب تشریف فرما تہی پاک کنندہ کعبہ آیا ایکدن داخل خانہ ہوئی فرمایا السلام علیک
یا امام الہدی فاطمہ بنت اسد کی شکم مبارک سی ایک صدا آئی سوا حضرت کی کوئی نہ سمجہا دوسرے دن جب حضرت
تشریف لائی فرمایا السلام علیک یا خلیفۃ اللہ علی الارض اوسدن بہی آواز آئی کوئی نہ سمجہا پہر تیسری دن
حضرت تشریف لائی فرمایا السلام علیک یا امام البریہ پس جب حضرت گہر مین تشریف لاتی تہی نام نو
لیکر سلام فرماتی تہی اور جواب سلام سنتی تہی پہر مہینی بعد جو حضرت نی سلام فرمایا کہ السلام علیک یا
امام الکونین اوسدن باواز بلند شکم مبارک سی والدہ ماجدہ کی جناب علی نی جواب دیا کہ وعلیک السلام
یا رسول الثقلین و امام الحرمین + لوگ حیران ہوتے جناب علیؑ پیدا ہوتے گواہی دی وحدانیت خدا اور رسالت
کی پہر سلام کیا حضرت کو اور کہا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دین تو مین صحف انبیای سلف پڑہون جو حضرت نی
اجازت دی جناب ختمی مآب فرماتی ہین تحقیق کہ علی ابن ابیطالب نی پڑہنا شروع کیا اون صحیفون کو جنکو نازل
کیا خدا نی انبیا پر پڑہا علی نی اول سی آخر تک حرف بحرف اس طرح جیسی کہ اگر وہ انبیا اوسوقت حاضر ہوتی
تو اقرار کرتی کہ علی ابن ابیطالب کو بہتر ہمسی یاد ہی اور بعد اوسکی علیؑ نی تلاوت شروع کی قرآن مجید کی تا آخر قرآن

ختم کیا جو خدا نی مجہپر نازل کیا حالانکہ علی نی ایک آیہ قرآن نہیں سنی اوسوقت تک نہ سنا تہا اور بعد اون اسکی مجہسی ہمکلام ہوئی اور مین اون سی ہمکلام ہوا سا تہہ اون باتون کی جو انبیا اپنی اوصیا سی ظاہر کرتی ہین پہر علی نی بحالت طفلی عود کیا اور اسیطرح ہوگی ولادت گیارہ امامون کی یہ سب مین بہترین انبیا ہون اور علی وصی بہترین اوصیا ہی + پس ای حضرات اس تقریر سی پیدا تیسری تعجب ہوگی + الغرض بعد تولد تیسری دن ابوجہل ہتونکی پاؤن کی نیچی کی خاک لایا اور چاہا چشم انور حضرت مین مثل سرمہ لگاوی دفعۃً حضرت نی پنجہ سینہ ابوجہل پر ایسا مارا کہ کہال اودہڑ گئی اور ایک گہونسا گردن پر مارا گردن کج ہوگئی + پس وصی ہمین کہ صغر سنی مین کفر کا خاک کیا کلمہ پڑہا کہین کفر و اسم کفر کو ہونے دیا + برخلاف اسکی پہر کہین نشہ کبر ہو نعلین ابن ابیقحافہ کی کہائی نہ اکہ اور گال حیث تک ایک ہوی مینا جی

تمت